REGD NO-P-67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۴

شمارہ ۳۴

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب:- فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴ ”
ممالک غیر -/۸ ”

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۲۶ ظہور ۱۳۴۴ ہش	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ	۲۶ اگست ۱۹۶۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۴ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۲۱ اگست بوقت ۸ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

کل حضور کی طبیعت دن بھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی

لیکن رات کے پچھلے حصہ میں بے چینی کی تکلیف رہی۔

احباب جماعت حضور انور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ ہر حالت میں اپنا فضل شامل حال رکھے۔ آمین۔

قادیان ۲۴ اگست۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور دینی خدمات میں مصروف ہیں۔ فالحمد للہ۔

چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ آرچ بشپ آف کینٹربری کو تبلیغ اسلام

احمدیہ جماعت سنگاپور کی طرف سے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج احمدیہ مسلم مشن ـــــ سنگاپور

گذشتہ اپریل میں چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ جناب آرچ بشپ آف کینٹربری ڈاکٹر مائیکل رامسی کے سنگاپور آنے کی خبریں بڑی دھوم دھام سے سنگاپور کے اخبارات اور ریڈیو پر نشر ہوئیں۔ خاکسار نے خیال کیا کہ ان کی یہاں آمد سے عیسائیت کا پراپیگنڈا تو ہوگا ہی۔ ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ایسے مواقع پر اسلام جو کہ اللہ تعالیٰ کا واحد سچا اور عالمگیر مذہب ہے کی بھی خاص طور پر تبلیغ ہو جائے۔ چنانچہ خاکسار نے جماعت احمدیہ سنگاپور کی طرف سے انگریزی میں ایک ایڈریس تیار کر کے آرچ بشپ صاحب کی خدمت میں بھیج ۱۷ کتب پر مشتمل اسلامی لٹریچر پیش کیا جس میں جماعت کی طرف انہیں اسلام کا پیغام پہنچایا اور حضرت سرور کائنات سیدنا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر سعادت دارین حاصل کرنے کی دعوت دی۔ ایڈریس کا ترجمہ افادۂ عام کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

عالیجناب لارڈ آرچ بشپ آف کینٹربری سنگاپور میں آنجناب کی آمد کی مبارک تقریب پر یہ خاکسار بطور مبلغ جماعت احمدیہ اپنی جماعت کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوا آپ کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔ خدا کرے آپ کا یہاں تشریف لانا اس ملک کے باشندوں کی روحانی زندگی کو تازہ کرنے اور ان میں مذہبی روح اور بیداری پیدا کرنے کا موجب ہو۔

خاکسار سنگاپور تبدیل ہونے سے پہلے مغربی افریقہ میں بھی خدا کے فضل سے بیس سال سے زائد عرصہ تک بطور مبلغ اسلام کام کرتا رہا ہے وہاں کے ملک سیرالیون میں فروری ۱۹۵۱ء میں خاکسار کو آنجناب سے پہلے آرچ بشپ آف کینٹربری جناب ڈاکٹر فشر اور ان کے ہمسفر پادریوں کو بھی شہر ”بو“ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے خوش آمدید کہنے اور اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم انگریزی کا تحفہ پیش کرنے کا موقع ملا تھا اور آج آنجناب کی خدمت میں بھی یہاں اس ایڈریس کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچانے کا شرف حاصل کرتا ہوں جماعت احمدیہ اور دنیا بھر میں اس کے جملہ اسلامی مراکز اور تبلیغی سرگرمیوں سے تو آپ پہلے ہی واقف ہوں گے تاہم خاکسار آپ کی مزید واقفیٔ علم کے لئے اس موقع پر آپ کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم اور اغراض و مقاصد سے آگاہ کرنا چاہتا ہے تاکہ آپ کو اس الٰہی جماعت سے اچھی طرح واقفیت ہو جائے اور آپ اسلام کی سچائی کے بارے میں سنجیدگی سے غور فرمائیں جماعت احمدیہ دنیا کی عام مذہبی یا سوشل سوسائیٹیوں کی طرح کوئی ایسی سوسائیٹی نہیں ہے جس کے مدنظر محدود طور پر کسی مذہبی، سوشل یا معاشرتی پروگرام پر عمل کرنا ہو بلکہ یہ ایک خالص روحانی اور خدائی جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی روحانی رہنمائی کے لئے اسی طرح انہیں حالات میں اور انہیں آسمانی ذرائع سے قائم فرمایا ہے جن کے ذریعہ وہ ہمیشہ بوقت ضرورت گزشتہ زمانے کی آسمانی جماعتوں اور روحانی سلسلوں کو قائم فرماتا رہا ہے۔ اس جماعت کا یہ دعوےٰ ہے کہ موجودہ زمانے میں دنیا کے لوگوں کی روحانی اور اخلاقی حالت مجموعی طور پر ایسی خراب ہو چکی ہے کہ اگر اس وجہ سے از منۂ سابقہ میں کسی وقت یہ دنیا اپنی اصلاح کے لئے کسی روحانی مصلح اور رہنما کی محتاج تھی تو آج اس سے کہیں بڑھ کر محتاج ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی سنتِ مستمرہ کے مطابق جماعتِ احمدیہ کے بانی حضرت احمد علیہ السلام کو بطور ایک عالمگیر مصلح کے دنیا کی ہدایت و رہنمائی اور روحانی بہبودی کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور جس طرح گزشتہ زمانوں میں اس غرض کے لئے سابقہ مصلحین اور انبیاء اور رہنماؤں نے اپنی صداقت اور اپنا منجانب اللہ ہونا آسمانی نشانوں اور معجزات اور دلائل و براہین قاطعہ و ساطعہ سے ثابت کیا تھا۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے ہزاروں نشانوں اور خارق عادت معجزات کے ذریعہ روز روشن کی طرح ثابت کر دکھایا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور آپ کا سلسلہ واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ ہے۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے دنیا کی روحانی اصلاح و ترقی کو اسلام کے ذریعہ حضرت احمد علیہ السلام کی جماعت سے وابستہ کر دیا ہے۔ حضرت احمد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ درجہ اور منصب سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی و اطاعت اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیوض و برکات سے عطا کیا ہے۔ گویا آپ اس زمانہ میں اسلام کے سب سے بڑے پہلوان اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب و بروز اور خلیفہ ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مشیت کے ماتحت اسلام کو پھر دنیا بھر میں ترقی اور عظمت و شوکت عطا کرنا چاہتا ہے۔ الغرض حضرت احمد علیہ السلام وہ موعودِ اقوام عالم ہیں جن کی آمد کی دنیا کے سب سے بڑے بڑے مذاہب کے لوگ امید لگائے بیٹھے تھے

عالمگیر مصلح

پس یہ عاجز آپ کی خدمت میں خوشخبری پہنچاتا ہے کہ وہ عالمگیر مصلح جس کے عیسائی، مسلمان ہندو، بدھ سب منتظر تھے وہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مقدس شخصیت میں ظاہر ہو کر اپنی روحانی اور نورانی شعاعوں سے دنیا کو منور کر چکا ہے۔ مبارک وہ جو بروقت انہیں قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرے۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ دنیا کے سب بڑے بڑے مذاہب کے لوگ اپنے اپنے مذہبی کتب سے زمانہ مسیح [illegible] روحانی مصلح اور رہنما کے منتظر [illegible] ایک امر ہے [illegible] ربانی [illegible]

(باقی [illegible])

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان۔ مورخہ ۲۶ر اگست ۱۹۶۵ء

"خوراک کا مسئلہ" یا "اضافہ آبادی کا مسئلہ"

کہا جاتا ہے کہ اس وقت دنیا کی آبادی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس کے مقابل پر خوراک کی پیداوار اس قدر کم ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کی شکم پُری ایک عقدہ بن کر رہ گئی ہے۔ بڑے بڑے مفکرین پریشان ہیں کہ اس بڑی مشکل کا حل کیا ہو۔ ظاہر ہے کہ اس مشکل پر قابو پانے کے لئے دو ہی رستے ہیں یا تیزی سے بڑھ رہی آبادی میں روک لگائی جائے یا خوراک کی پیداوار اس قدر بڑھا دی جائے کہ سب کے لئے کھانے پینے کی ضروریات کا خاطر خواہ انتظام ہو جائے۔ موجودہ وقت میں مفکرین کا زیادہ رجحان اسی طرف ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے آبادی کے روز افزوں اضافہ کو کم کیا جائے۔ نہ زیادہ کھانے والے اس دُنیا میں آئیں گے نہ ہی خوراک کا مطالبہ کریں گے۔

اگرچہ یہ ایک منفی قسم کا حل ہے جسے اصلی حل نہیں سمجھا جا سکتا۔ تاہم مفکرین کی اکثریت اسی کی حامی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک جدید منصوبہ یہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ دُنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی نقصان دہ نہیں بلکہ مفید ہے۔ ہمیں ابھی زیادہ توجہ خوراک کی خاطر خواہ پیداوار کی طرف لگا دینی چاہیئے۔ کیونکہ دنیا کو جو اہم مسئلہ درپیش ہے وہ اضافہ آبادی کا نہیں بلکہ بڑھتے ہوئے سہولات میں کام کرنے والے مزدوروں کی بڑھتی ہوئی ضرورت ہے۔ اگر اکثریت کی رائے پر عمل کرتے ہوئے اضافہ آبادی میں روک لگا دی گئی تو وہ وقت دور نہیں جب دنیا میں کام کرنے والوں کی سخت قلت ہو جائے گی۔ اس لئے وقت کا اہم مسئلہ جس کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ زیادہ خوراک کی پیداوار ہے نہ کہ اضافہ آبادی کو روکنا!!

مفکرین کے دونوں قسم کے نظریات کو زیادہ تفصیل کے ساتھ سمجھنے کے لئے ذیل کی خبر ملاحظہ فرمائی جائے جو نافین کے حوالہ سے روزنامہ سانتھی پٹنہ مجریہ ۵ر اگست میں اس طرح شائع ہوئی:۔

"لندن ۴ر اگست: بڑھتی ہوئی آبادی کے سلسلہ میں انسان اپنے وسائل کو جس طرح بڑھا رہا ہے۔ اور اس جد و جہد میں جس طرح زیر تعمیر ممالک حصہ لے رہے ہیں اس پر لندن میں بحث ہو رہی ہے۔ بین الاقوامی خاندانی منصوبہ بندی کے سیکریٹری جنرل نے کہا کہ مجھے بھی ذمہ دار وزراء سے ملاقات کرنے کا موقعہ ملا ہے انہوں نے کہا ہے کہ اقتصادی ترقی کی رفتار اس لئے سست ہے کہ جو زائد دولت پیدا کی جاتی ہے وہ انسانی آبادی کی شکم پُری کے لئے خرچ کی جاتی ہے۔ سیکرٹری جنرل سر کرنیول ڈیوریل نے یہ بھی کہا کہ ان وزراء سے بات چیت کے بعد معلوم ہوا کہ وہ اپنے ممالک میں خاندانی منصوبہ کے مراکز قائم کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہاں کی حکومتیں اپنی توجہ کو اقتصادی مسائل پر مرکوز کر سکیں۔

اس سے پہلے اس بحث میں سر جولیس ہکسلے یہ کہہ چکے تھے کہ برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن کو بڑھتی ہوئی آبادی کے بارہ میں خاص تحقیق و تفتیش کرنی چاہیئے کیونکہ ہر شخص کو اس کی ضرورت کے مطابق کھانا مہیا کرنے کے سلسلہ میں سماج کی صلاحیت بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے ہمیں فوری طور پر اس مسئلہ میں کوئی اقدام کرنا چاہیئے ورنہ آئندہ نسلوں کی زندگی ناقابل برداشت ہو جائے گی۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کے زرعی اور اقتصادی ریسرچ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر کلارک نے کہا کہ یہ ایک سماجی قابلیت کا مسئلہ ہے۔ اس وقت دنیا کو آبادی کی کثرت کے مسئلہ کا اتنا سامنا نہیں ہے جتنا کہ مزدوروں کی کمی کا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس وقت ساری دُنیا میں زرعی زمین کا رقبہ ۲۰ ملین یعنی ۲۰ ارب ایکڑ ہے۔ اگر اس رقبہ سے کام لیا جائے تو ۴۰ ارب افراد کو خوراک مہیا ہو سکتی ہے۔

آبادی کا بڑھنا اسلئے بھی ضروری ہے کہ زرعی لحاظ سے پُرانے سماج کو جدید سانچہ میں ڈھالنا ہے۔ چین جیسے ملک میں بھی مزدوری کی قلت ہے اور زرعی زمین بنجر پڑی ہے۔ کیونکہ زیادہ مزدور صنعتوں میں کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر کلارک نے کہا کہ آبادی کی تحدید پر صرف مہذب ممالک میں عمل ہو سکتا ہے غیر مہذب ممالک میں نہیں۔

مسٹر کالویل ڈیوریل نے ڈاکٹر کلارک کی تقریر پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر کلارک کی رائے سے بہت کم ماہرین اقتصادیات اتفاق کریں گے۔"

(روزنامہ سانتھی پٹنہ ۵/۸/۶۵)

ماہرین کے اکثریتی گروہ کے خیالات سے متاثر ہو کر ترقی پذیر ممالک میں مختلف طریقوں پر ضبط تولید کا پرچار کیا جا رہا ہے۔ دوائیاں تقسیم ہو رہی ہیں۔ اپریشن کئے جا رہے ہیں مگر اس منصوبے کے حامی اُن ہولناک نتائج سے قطعی طور پر آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں جو سماج میں پیدا ہوں گے۔ بلکہ بالواسطہ طور پر اُن بداخلاقیوں کے لئے دروازہ چوپٹ کھول رہے ہیں۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی وہ تجویز بھی ہے جس کے تحت سقوط حمل کو قابل تعزیر جرم قرار دیئے جانے کی دفعات کو ختم کرانا ہے یہ سکیم نہ گاڑی اس جوش و خروش سے چلائی جا رہی ہے کہ چند ہی سالوں میں ملکی سماج اعلیٰ اخلاقی قدروں سے تہی دست ہو جائے گا۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون)

اس کے برعکس ڈاکٹر کلارک کا تصور مسئلہ کا مثبت حل پیش کرتا ہے اور اُن بداثرات سے منزہ ہے جس کا ابھی ذکر ہو چکا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ڈاکٹر کلارک اپنے مخصوص نظریہ میں دوسرے ماہرین کو اپنا ہم خیال نہ بنا سکے لیکن ضروری نہیں کہ اکثریت کی رائے ہر حالت میں درست اور صحیح ہی ہو۔ ایک سائنسدان کسی معاملہ میں اپنا مخصوص نظریہ پیش کرتا ہے۔ جسے ایک وقت تک دوسرے سائنس دان تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ لیکن کچھ وقت گذر جانے کے بعد خود ہی اس کی رائے کی تائید کرنے لگتے ہیں۔ اسلئے کچھ بعید نہیں کہ ڈاکٹر کلارک کو بھی اس طرح کی حمایت حاصل ہو اور اکثریتی گروہ کو اپنی رائے کی خامی نظر آنے لگے۔

جب ہم دونوں نظریات کا بدقت نظر مطالعہ کرتے ہیں تو ایک عجیب بات سامنے آتی ہے کہ اضافہ آبادی کا مسئلہ صرف انہی ممالک میں سمجھا جاتا ہے جو کم ترقی یافتہ یا بلفظ دیگر ترقی پذیر ممالک ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں اس مسئلہ کا کوئی وجود نہیں؟ —— اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ان ممالک نے مسئلہ کے مثبت پہلوؤں پر عمل کیا اور اپنے یہاں پیداوار کو اس حد تک بڑھایا کہ ان کے ہاں اپنی ضروریات سے وافر غلہ پیدا ہونے لگا۔ ان ممالک نے زراعت کے طریقوں کو جدید حالات کے مطابق ڈھالا اور نمایاں کامیابی حاصل کر لی۔ نہ صرف خود پیٹ بھر کر کھایا بلکہ دوسرے ممالک میں بھی بطور احسان غلے کے انبار لگا دیئے۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے کہ غیر ممالک کو کس طریق پر غلہ دیتے ہیں اُن کے اغراض و مقاصد کیا ہیں۔ اور وہ ایسا کیوں کرتے ہیں مگر ان کے اس طرح پر ترقی حاصل کر لینے سے ہمیں یہ سبق تو ملتا ہے کہ ہمارے ہاں بھی خوراک کے مسئلہ کو اصل مسئلہ سمجھا جانا چاہیئے۔ اور اس کے حل پر زیادہ توجہ مرکوز کرنی چاہیئے کہ جس قدر آبادی اس ملک میں ہو چکی ہے کم سے کم اس کی خوراک تو پوری فراوانی سے مہیا ہو۔ جو پیدا ہو چکا اُس کا واپس ہونا تو ممکن نہیں۔

رہا یہ سوال کہ خوراک میں فوری طور پر اضافہ کیونکر ہو سو اس کے لئے اُن وسائل کو ترقی دینے کی ضرورت ہے جو بالواسطہ یا بلا واسطہ اناج کی پیداوار اور اُس کی حفاظت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثلاً آب پاشی کے ذرائع کو بڑھایا جائے۔ زیادہ سے زیادہ زمین کو زیر کاشت لایا جائے۔ اس سلسلہ میں طول و طویل منصوبوں کے ساتھ ساتھ جلد نتائج برآمد کرنے والے منصوبے بروئے کار لائے جائیں۔ اور ساتھ ساتھ زراعت میں اُن جدید آلات اور سائنسی تجربات سے استفادہ کیا جائے جن کے بل پر دوسرے ممالک نے ترقی کی۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ امریکہ کا کسان نہ صرف اپنے ملک کی ساری آبادی کے لئے اناج پیدا کرتا ہے بلکہ اُس کے پاس وافر غلہ کی ایک بڑی تعداد بچ جاتی ہے۔ جسے دوسرے ممالک میں بھجوایا جاتا ہے چنانچہ اس سال ساٹھ لاکھ ٹن اناج امریکہ سے ہندوستان منگوایا جا رہا ہے۔

ناانصافی ہوگی اگر ہم اس جگہ اپنے ملک کی زرعی ترقی کا ذکر نہ کریں یہ ایک حقیقت ہے کہ حصول آزادی کے بعد جہاں ملک کی آبادی میں بھاری اضافہ ہوا ہے وہاں اناج کی پیداوار میں بھی کچھ کم ترقی نہیں ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ جس قدر سال بہ سال اناج کی پیداوار بڑھتی ہے اُسی کے مطابق ملک کی آبادی بڑھ جاتی ہے اور یہ معاملہ برابر رہتا ہے جس کے سبب ہر سال ہی بھاری مقدار میں غلہ درآمد کرنا پڑتا ہے۔ یہ بات کافی حد تک صحیح تسلیم کی جا سکتی ہے لیکن اس کے باوجود اناج کی پیداوار اتنی کم بھی نہیں جتنی کہ ظاہر کی جاتی ہے۔

ہمارے نزدیک یہ ایک مصنوعی قلت ہے جو ایک خاص طبقہ کی طرف سے ذاتی مفاد کی خاطر ملک میں پیدا کر دی جاتی ہے۔ منافع خور اور ذخیرہ اندوز اس قلت کا ہوا دکھا کر اناج کے منہ مانگے دام وصول کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ روپیہ کے ساتھ اپنی تجوریاں بھر لیتے ہیں۔ انہیں ایسا طریق اختیار کرنے پر جو چیز زیادہ تر آمادہ کرتی ہے وہ ہے بنکوں سے آسانی کے ساتھ سودی روپیہ کی بہم رسانی۔ ایسے بیوپاری ہزاروں ہزار روپیہ معمولی شرح سود پر لے لیتے ہیں۔ اسی سے سستے نرخ پر غلہ خرید کر ذخیرہ کر لیتے ہیں۔ اور جب منڈیوں میں غلہ کی آمد کم ہو جاتی ہے

(باقی صفحہ نمبر ۱ پر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں بڑی بڑی حکمتیں مخفی ہیں جنہیں ہر ایک نہیں سمجھ سکتا

جھوٹ بولنے اور افترا باندھنے والے لوگ بھی دراصل عملاً خدا تعالیٰ کے کاموں کو لغو قرار دیتے ہیں

ایسے لوگ ہمیں نقصان پہنچانے کی بجائے خود اپنی تباہی کے سامان مہیا کر رہے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۱۵ء

ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک ایمان افروز غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ پیش کیا جاتا ہے جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔ یہ خطبہ محترم حافظ عبید اللہ صاحب شہید ماریشس کا مرتب کردہ ہے اور یہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۷ر دسمبر ۱۹۱۵ء کو ارشاد فرمایا تھا۔

(خاکسار محمد صادق سابق مبلغ سماٹرا انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

سورۃ فاتحہ اور قرآن مجید کی آیات

ماخلقنا السماء والارض
وما بینھما باطلا ذالک
ظن الذین کفروا فویل
للذین کفروا من النار
ام نجعل الذین آمنوا
وعملوا الصالحات کالمفسدین
فی الارض ام نجعل
المتقین کالفجار۔
کتاب انزلناہ الیک
مبارک لیدبروا آیاتہ
ولیتذکر اولوا الالباب
(سورۃ ص ع ۱۳)

تلاوت کرنے کے بعد فرمایا:-

کوئی عقلمند انسان

کبھی یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ ایسا کام کرے جس کی کوئی غرض اور مدعا نہ ہو۔ اور نہ وہ یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی ایسا فعل جس کی کوئی غرض اور غایت نہ ہو اس کی طرف منسوب کیا جائے۔ انسان جس قدر عقل میں ترقی کرتا جاتا ہے اسی قدر ہر فعل میں زیادہ غور و فکر کرتا ہے۔ اور اس میں کوئی ایک غرض مدنظر رکھ کر اپنی منشاء اور ارادے سے غور کرتا ہے۔ خواہ تعلیم کو حاصل کرے۔ خواہ ملازمت یا کوئی اور پیشہ کرے۔ خواہ دوست بنائے خواہ دشمن۔ شادی کرے یا کوئی اور کام۔ ایسا انسان جس کے دل میں کوئی غرض نہ ہو۔ اور اس کا

ہر ایک کام بلا غرض ہو

ایسے پاگل کہا کرتے ہیں۔ وہ شخص جو دن اور رات بلا غرض و مدعا پھرتا ہے۔ اسے سب پاگل کہتے ہیں۔ مگر جو پہرہ دار ہو کر تنخواہ بھی لیتا اور لوگوں کی حفاظت کے لئے پھرتا بھی ہے اسے کوئی پاگل نہیں کہتا۔ پھرنے میں تو دونوں برابر ہیں۔ مگر جو پہرہ دار ملازم ہو کر تنخواہ کے لئے پھرتا ہے اس کا نام تو دیانتدار رکھا جاتا ہے۔ مگر بلا غرض و مدعا پھرنے والا مجنون سمجھا جاتا ہے اور اسی کام کے کرنے سے وہ

پاگل کہلاتا ہے

ایک کاپی نویس جو اپنے کام کی اجرت لے کر دن بھر لکھتا رہتا ہے۔ اور ایک مزدور جو صبح سے شام تک مزدوری لے کر ادھر سے ادھر مٹی اٹھا کر پھینکتا رہتا ہے اسے پاگل نہیں کہتے۔ مگر وہ جو بلا مزدوری لئے مٹی کو ادھر سے ادھر اٹھا اٹھا کر پھینکتا ہے اسے سب پاگل کہتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے

کہ مزدور کے کام کرنے میں ایک فائدہ اور غرض مدنظر ہے۔ مگر اس کے بالمقابل پاگل شخص کے کام کرنے میں کوئی فائدہ اور غرض نہیں۔ ایک محرر کو اس کی تحریر کی وجہ سے محنتی اور ہوشیار کہیں گے۔ مگر سارا دن بلا غرض و بلا فائدہ لکھنے والے کو سب پاگل ہی کہیں گے۔ ایسے ہی بلا وجہ باتیں کرنے والے کو بھی پاگل ہی کہتے ہیں۔ مگر وہ لیکچرار جو صبح سے شام تک ایک پُر مطالب اور

پُر معارف اور پُر مغز لیکچر دیتا ہے اسے کوئی پاگل نہیں کہتا۔ میں نے ایک جگہ پڑھا ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ میں بعض لوگ ۲۴ گھنٹے تک تقریر کرتے رہتے ہیں۔ پھر ان دو قسم کی تقریر کرنے والوں میں کتنا بڑا فرق ہے

ایک شخص کی پُر مقاصد تقریر

تو سینکڑوں اخبارات میں شائع کی جاتی ہے اور اس سے ہزاروں فائدے مرتب ہوتے ہیں۔ مگر بلا فائدہ اور بلا غرض سارا دن تقریر کرنے والے کو پاگل ہی کہا جاتا ہے۔ غرض اگر کوئی کسی مدعا و مقصد کو مدنظر رکھ کر کسی دینی یا دنیاوی خدمت کو سرانجام دے گا۔ تو اس کو خادم اور محنت کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ اور اس کے مقابل اگر کوئی شخص بغیر کسی غرض کے کوئی کام کرتا ہے تو وہ پاگل کہلاتا ہے جب ایک نہیم انسان کسی ایسے کام کو جو بلا غرض ہو نہ خود کرتا ہے اور نہ اس کی طرف منسوب کئے جانے کو پسند کرتا ہے تو پھر وہ خدا جو

علیم اور خبیر

ہے۔ اس نے یہ سورج چاند ستارے بلا کسی غرض اور مدعا کے پیدا کر دیئے ہیں؟ یہ چیزیں اس نے کیوں پیدا کیں۔ انسان کو آنکھ۔ کان۔ زبان۔ دل اور دماغ کیوں دیئے؟ یہ قوتیں کیوں دیں؟ لوگ اسے سمجھتے نہیں بلکہ اس طرف توجہ بھی نہیں کرتے ہیں

وہ اپنا کام بھی سمجھتے ہیں

کہ دنیا میں آئے کھایا پیا اور چل دیئے۔ اپنے افعال پر تو غور کرتے ہیں مگر خدا کے افعال پر غور و تدبر بلکہ توجہ بھی نہیں کرتے۔ جب تم خود ایسا لغو کام اپنی ذات کے لئے پسند نہیں کرتے . . . . . .

. . . .

سے ــــ نا پسند کرتے ہو۔

اس آیت کریمہ میں جو اوپر بیان کی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسی امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ کیا ہم نے زمین و آسمان یونہی پیدا کر دیئے تھے۔ اور ان کی غرض و غایت نہ تھی۔ نہیں۔ بلکہ اس کے ہر کام میں

بڑی بڑی حکمتیں

مخفی ہیں جنہیں ہر ایک نہیں سمجھ سکتا۔ اور اس کی حکمت کو نہ سمجھنے سے ہی دنیا میں بہت سے مذاہب قائم ہوئے ہیں جو خدا کے دین سے بہت دور جا پڑتے ہیں۔ اور یہ کفار کا گمان ہے کہ خدا نے یہ سب یونہی لغو سمجھتے ہیں وہ ان پر غور نہیں کرتے فرمایا کہ اگر وہ غور نہیں کریں گے۔ تو ہم ان کو ہلاک اور تباہ کر دیں گے۔ اور ان کا نام دنیا سے مٹا دیں گے۔ پھر یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ ہمارا اور ان کا عقیدہ برابر ہے۔ وہ لوگ تو بڑی سزا کے مستحق ہیں۔

کیا یہ کبھی ہو سکتا ہے

کہ خدا کے احکام کو ماننے والے اور نہ ماننے والے برابر ہوں؟ اگر یہ دونوں مساوی ہی ہوتے تو پھر ان سب اشیاء کا پیدا کرنا بالکل لغو اور فضول ٹھہرتا۔ یہ کبھی ممکن ہی نہیں کہ ایک مومن اور کافر دونوں برابر ہو سکیں۔ ایک تو خدا سے تعلق رکھنے والے ہیں اور ایک اس سے تعلق کو کاٹنے والے پس جو لوگ اس غرض و غایت کو نہیں سمجھتے اور امتیاز نہیں کر سکتے وہی تو کافر ہیں لیکن بعض کافر اس بات کے مدعی تو نہیں کہ ہم

خدا تعالیٰ کے کاموں پر غور و تدبر

کرتے ہیں مگر درحقیقت وہ اپنے اعمال سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہم غور اور تدبر نہیں کرتے پس جب انہوں نے اپنے اعمال سے اس بات کا ثبوت دے دیا تو گویا انہوں نے خدا کی ان پیدا کردہ اشیاء کو ایک فضول اور لغو کام خیال کیا مسلمانوں میں بھی اس قسم کے لوگ ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ہے اور ہر ایک چیز کی کوئی غرض

اور فائدہ ہے مگر جب جھوٹ بولتے، زنا کرتے، شراب پیتے اور قتل کرتے ہیں تو وہ اپنے اعمال اور افعال سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ خدا کا ہر کام لغو اور فضول ہے۔

ایسے ہی احمدیوں میں بھی ایسے لوگ ہیں جو صداقتوں کے مدعی تو ہیں اپنے آپ کو ایک امام کا متبع سمجھتے ہیں مگر انہیں جھوٹ بولنے اور افترا باندھنے میں ذرا دریغ نہیں ہوتا اور وہ خدا کا خوف کرتے ہیں۔ چنانچہ ابھی

چند ہی دنوں کا ذکر ہے

کہ ان میں سے ایک شخص نے یہ لکھ دیا کہ فلاں شخص نے مباہلہ کے لئے کہا تھا اور چیلنج دیا تھا مگر تم نے قبول نہیں کیا حالانکہ نہ کسی نے ہمیں کوئی چیلنج دیا اور نہ کسی نے مباہلہ کے کہا اور جن کی نسبت لکھا ہے کہ انہوں نے مباہلہ کے لئے چیلنج دیا۔ ان کے خطوط ہمارے پاس آ گئے ہیں کہ ہم نے کوئی مباہلہ کا چیلنج نہیں دیا۔ پھر عبدالحی کی وفات پر ایسے ایسے جھوٹ لکھے ہیں کہ حیرت اور تعجب ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ پر ایمان اور یقین بھی ہے یا نہیں۔ ذرا بھی خدا تعالیٰ سے خوف نہیں کرتے۔

کیا غیور خدا ان کے سر پر نہیں

ہے؟ اور ضرور ہے۔ وہ دن آتے ہیں کہ خدا کی غیرت اپنا نمونہ دکھائے گی اور انہیں ان کے جھوٹوں اور بہتانوں کی سزا مل جائے گی۔ پھر ہر دوست اور دشمن دیکھ لے گا کہ خدا کا ہاتھ کس کے ساتھ ہے۔ یہ لوگ اپنی غرض کو پورا کرنے کے لئے ایسے ایسے جھوٹ بولتے ہیں کہ تعجب ہوتا ہے۔ قادیان میں بھی بعض منافق طبع لوگ ہیں جو بظاہر بڑا اخلاص اور محبت ظاہر کرتے ہیں مگر ان کے تعلقات اور خط و کتابت ان لوگوں سے اب تک جاری ہے۔ وہ بھی اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے کاموں کو لغو اور فضول سمجھتے ہیں اس لئے وہ خدا تعالیٰ سے کسی فائدہ کی امید نہ رکھیں۔

خدا تعالیٰ نے مجھے بعض منافقوں کی شکلیں اللہ بعیر سے ہی دکھائی ہیں۔ وہ منافق طبع لوگ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے

اگر ہم حق پر ہیں

اور یقیناً حق پر ہیں تو خود لیا، اگر ان کے ہاتھ بادشاہ بھی مل جائیں

اور ہمارا کام بگاڑنا چاہیں تو کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ بھلا منافق ڈرپوک ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں؟ درحقیقت ایسے لوگ اپنی تباہی کے لئے خود ہی سامان مہیا کر رہے ہیں اور وہ خود اپنے آپ کو تباہ اور برباد کرتے ہیں اور ان کے بالمقابل خدا تعالیٰ کے

ملائکہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے

ان کو منافق بننے کی کیا ضرورت ہے اب وہ کس سے ڈرتے ہیں وہ اپنی دنیا کے لئے دین کو کیوں تباہ کر رہے ہیں کیا ان کو قادیان سے باہر دنیاوی مفاد نہیں مل سکتے جبکہ گورنمنٹ نے اس قدر آزادی دے رکھی ہے ہر جگہ امن و آرام کے ساتھ وہ ملازمت کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو باہر ہر طرح کی ملازمت مل سکتی ہے اپنے ایمان کو کیوں ضائع کرتے ہیں۔ عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق سے یہ لوگ منافقت میں بڑھ کر ہیں کیونکہ وہ تو اس بات سے ڈرتا تھا کہ اگر میں نے مسلمانوں کے خلاف کیا تو مجھ پر تلوار چل جائے گی مگر اب

ان منافقوں پر کونسی تلوار ہے

جو ان کو ایسے کاموں پر مجبور کر رہی ہے پس ایسے لوگ دین کو بھی ضائع کرتے ہیں اور دنیا کو بھی اپنے تو۔۔ درحقیقت خدا کے کاموں کو لغو سمجھتے ہیں ہم انسان ہیں ہم سے بھی غلطیاں ہوتی ہیں مگر ہماری غلطیوں کو چھپانے کے لئے خدا تعالیٰ نے ہم پر ایسے الزام لگوائے ہیں جن کو ہم نے کیا نہیں۔ پس ہم اس بات سے خوش ہوتے ہیں کہ ہماری غلطیوں کے بدلے میں ہمارا دشمن ہمیں وہ الزام دیتا ہے جن کے ہم مرتکب نہیں لیکن جو شخص بے وجہ اور بغیر دیکھے غلطی کے اور ہی اعتراض کرتا اور الزام دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے ضرور پکڑے گا کیونکہ وہ ہمیں ایسا الزام دیتا ہے جس کے ہم مرتکب نہیں۔

پس یہ لوگ ایسے الزام دے کر اور بڑے اعتراض کر کے درحقیقت

اپنی ہلاکت کا سامان

مہیا کر رہے ہیں۔ وہ شخص جو چوری نہیں کرتا اور کسی ایسے فعل کی وجہ سے جیل خانہ میں بھیج دیا جاتا ہے جو اس نے کیا نہیں اور اس کے دوست جانتے ہیں کہ اس نے یہ جرم تو نہیں کیا وہ اگر کچھ غلطی نہیں کرتے ایسا شخص جیل خانہ میں جانے سے خوش ہوتا ہے نہ کسی جرم کی وجہ سے ہی جیل خانہ میں آیا ہوا

نہ میں نے نہیں کیا۔ اور درپردہ وہ جس غلطی کی سزا اسے مل رہی ہے وہ دشمن کی مخفی کر دی گئی ہے اور ایسے فعل کو اس کی طرف منسوب کر دیا ہے جو اس نے کیا نہیں مگر اس پر الزام دینے والا تو خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا مجرم ہے

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا ایسے مفسد اور مصلح کبھی برابر ہو سکتے ہیں؟ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ

خدا تعالیٰ فرماتا ہے

افنجعل المتقین کالفجار کیا ہم متقیوں اور فاجروں کو برابر کر دیں گے؟ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ دونوں برابر ہوں ایسے لوگ کبھی خدا تعالیٰ کی پکڑ سے چھوٹ نہیں سکتے وہ ضرور ایسے لوگوں کو سزا دے گا۔ خدا تعالیٰ

دونوں فریقوں کے ساتھ

ایک ہی قسم کا معاملہ نہیں کرتا۔ فریق مخالف تو اپنی تباہی کے باعث خود ہی پیدا کر رہا ہے۔ ہر ایک وہ چیز جس کے ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ کے راستے سے دور ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں بچاوے۔ آمین۔ (الفضل 18/8/65)

تبصرہ

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

ایڈیٹر:۔ نسیم سیفی

چندہ سالانہ:۔ ڈیڑھ روپیہ

صدر انجمن تحریک جدید ربوہ نے وقت کی ایک نہایت اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایک ماہنامہ "تحریک جدید" جاری کیا ہے جس کا پہلا شمارہ اس وقت ہمارے سامنے ہے۔

تحریک جدید ایک عزم صمیم کا نام ہے جو جماعت احمدیہ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا میں بلند کرنے کیلئے کیا ہے۔ اور اسی عزم کی تکمیل کیلئے ہماری جماعت کے سینکڑوں سرفروش اس وقت دنیا کے دور دراز اور بیشمار علاقوں میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں اور اسی عزم کی تکمیل کے لئے جماعت کے ہر فرد نے بڑی فراخدلی کیساتھ اپنی جیبیں اس طرح کھول دی ہیں کہ اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر دینی ضرورت کو اہم اولیٰ سمجھا ہے اور اسی طرح احمدیت کے ماٹو

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

کے مطابق عمل کیا ہے۔ انہی مساعی کی ترجمانی کے لئے یہ ماہنامہ جاری ہوا ہے۔

آج احمدیت خدا کے فضل سے دنیا سے اپنے وجود کو بھی منوا چکی ہے اور اپنی افادیت اور خدمات کا اقرار اغیار کی زبانوں سے بھی کروا چکی ہے۔ یہ کیونکر ممکن ہوا؟ ساری دنیا میں کروڑوں روپے کے صرفہ سے تبلیغی مشنوں کا قیام اور مساجد کی تعمیر اور مدارس کا اجراء، ایک چھوٹی سی جماعت نے یہ کارنامہ کیونکر سرانجام دیا۔ یہ ہمارے پیارے آقا سیدنا محمود مصلح موعود کا ایک کارنامہ ہے جس کی موجودگی میں حضرت مصلح موعود کی صداقت کیلئے کسی اور دلیل کی ضرورت ہی باقی نہیں رہ جاتی آج ایشیا یورپ افریقہ امریکہ اور جزائر کے تمام ممالک میں ایک غلغلہ برپا ہے اور احمدیت ایک مضبوط چٹان بن کر مخالفت کے جھاگ چھوڑتے ہوئے طوفانوں کو چیلنج دے رہی ہے کہ ظالم آؤ اور مجھ سے ٹکرا کر دیکھو۔ تم اسلامی صداقت کی اس چٹان سے ٹکرا کر صرف اپنا سر ہی پھوڑ سکتے ہو!

ضرورت تھی کہ دنیا کے چاروں کونوں میں پھیلے ہوئے جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشنوں کی مساعی کو نشر کرنے کیلئے ایک نقیب ہوتا۔ اور جماعت کے دوش بدوش اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کیلئے گرمانے والی کوئی آواز ہوتی جو مستقل اور متواتر طور پر اس آفاقی مہم کی اہمیت کو واضح کرتی سو الحمد للہ کہ تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ نے بروقت اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ماہنامہ "تحریک جدید" کا اجراء کیا ہے۔

یہ ماہنامہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک حصہ اردو میں ہے اور دوسرا انگریزی میں اس ابتدائی پرچے میں صرف تحریک جدید کے مختصر سے تعارف پر ہی اکتفا کیا گیا ہے اور ابتدائی طور پر یہی ضروری تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کا ایک مختصر مگر مؤثر پیغام بھی ہے جس میں جماعت کو مالی اور جانی قربانیاں اسلام کی دہلیز پر پیش کرنے کی تحریک فرمائی گئی ہے۔ تحریک جدید کے ابتدائی دور کی کچھ جھلکیاں محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور نے پیش فرمائی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ تحریک جدید اپنے بچپن میں کس طرح پنگوڑے پر پڑی ہوئی تھی اور کس طرح احمدیت کی خادماؤں نے اس کے بچپن کی منزلیں طے کرائیں۔

ٹائیٹل پیج پر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے کامیاب دورہ افریقہ و یورپ کے دوران کی ایک فوٹو ہے جس میں آپ گھانا کے صدر مسٹر نکرومہ کے ساتھ کھڑے نظر آتے ہیں اور جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تحریک جدید کا وہ بچہ اب خدا کے فضل سے عنفوان شباب تک پہنچ چکا ہے الحمد للہ۔

بہرحال ہم صدر انجمن تحریک جدید ربوہ اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں کہ وقت کی ایک پکار کا بروقت جواب دیا گیا ہے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ ماہنامہ مولانا نسیم سیفی جیسے تبلیغی میدان کے آزمودہ اور تجربہ کار مجاہد کی ادارت میں اہم خدمات انجام دے گا۔

ضرورت ہے کہ جماعت کے احباب اس رسالہ کی اشاعت میں دلچسپی لیں جبکہ رسالہ کی قیمت محض برائے نام رکھی گئی ہے۔ یعنی صرف ڈیڑھ روپیہ سالانہ۔

(ف۔ا۔گ)

عبرت کی داستان

دو منظر ـــــ ایک حقیقت

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو میری سنو جو گوشِ حقیقت نیوش ہے
(غالبؔ)

(از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم حیدرآباد دکن)

پہلا منظر

احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد کے مشرقی جانب ایک چھوٹا سا مندر واقع ہے۔ اس میں ہر سال ایک روز سالانہ پوجا ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ اس سال مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۶۵ء بروز اتوار یہاں سالانہ پوجا کا دن تھا۔ شام کے وقت سینکڑوں کی تعداد میں عقیدت مند مرد و زن اپنی بہترین زیب تن کر جلوس کی شکل میں مندر میں آتے طواف کرتے پھول چڑھاتے پوجا میں شریک ہوتے اور واپس چلے جاتے۔

خاکسار بھی اپنے چند رفقاء کے ہمراہ یہ تماشا دیکھ ہی رہا تھا اور دل ہی دل میں ان مشرکانہ رسوم کے بارہ میں کڑھ رہا تھا کہ اس مندر کے منتظم میری طرف بڑھے اور کہنے لگے "آئیے مولوی صاحب! ہم آپ کو اپنی پوجا اور عبادت وغیرہ دکھاتے ہیں" میں اُن کے ساتھ ساتھ مندر کے دروازے پر جا کھڑا ہوا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ بُت کے سامنے کچھ ہنڈیاں اور اُبلے ہوئے چاول، پھول مالائیں اور اسی قسم کی دیگر اشیاء پڑی ہیں۔ میں نے منتظم سے پوچھا کہ ان چیزوں کی کیا حقیقت ہے؟ پجاری بے ساختہ بولا "مولوی صاحب! عبادت کی حد تک ہم میں اور آپ لوگوں میں (مراد عام مسلمانوں میں) کوئی فرق نہیں! جس طرح آپ لوگ سال میں ایک دفعہ اپنی درگاہوں میں جا کر چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ ان کے گرد چکر لگاتے ہیں اور منتیں مانتے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی اپنے مندروں میں کرتے ہیں۔ آپ لوگ جس طرح اپنے بزرگوں کے مزاروں اور قبرستانوں پر ساری ساری رات قوالیوں کی مجلس جماتے ہیں۔ ہم بھی رات بھر قوالیاں کرتے ہیں"! آخر میں بڑے جذبے اور فیصلہ کن انداز میں مکرر دہرا کر کہا:- "مولوی صاحب!! ہم میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں!!!"

پجاری کی تقریر سن کر گویا مجھ پر گھڑوں پانی پڑ گیا۔ دل دھڑکنے لگا جسم پر کپکپی طاری ہو گئی۔ اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے!! ـــــ اے میرے اللہ! میں کہاں ہوں اور مسلمانوں کے متعلق یہ کیا سُن رہا ہوں!! جن کو توحید خالص کا سبق پیدا ہوتے ہی سُنایا گیا اُن کی آج یہ حالت! کہ ایک بُت پرست ان کو اپنے سے مختلف کسی صورت میں نہیں دیکھتا!!

دوسرا منظر

ٹھیک اسی روز جب مندر میں میں نے یہ منظر دیکھا اور پجاری کی باتیں سنیں۔ اِن آنکھوں سے ایک دوسرا منظر بھی دیکھا۔ یہ منظر کیا تھا پجاری کی ایک ایک بات حقیقت بن کر سامنے کھڑی گویا میرا منہ چڑا رہی تھی ـــــ!!

اسی دن حیدرآباد کے مختلف محلہ جات میں مسلمانوں کی طرف سے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے بڑے اہتمام سے منائے گئے۔ (اور یہاں ایسے جلسوں کا موسم بہار ایک دو ماہ تک رہتا ہے) ان جلسوں میں اُس معلم توحید کی سیرت و سوانح بیان کی جاتی جس نے اپنی ساری زندگی دنیا میں توحید پھیلانے اور بُت پرستی کو مٹانے کے لئے صرف کی تھی۔ اور اسی کی خاطر آپ کو جانکاہ تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کرنی پڑیں اور اپنے وطن سے بے وطن کیا گیا۔ مگر کس کے لئے صرف اور صرف قیام توحید کی خاطر! کس قدر مضبوط ایمان ہے معلم توحید کا ـــــ!!

آپ کی خدمت میں ملک عرب کی بادشاہت، خوبصورت ترین عورت اور ڈھیروں ڈھیر مال و دولت کی پیشکش کی جاتی ہے۔ اور آپ سے خواہش کی جاتی ہے کہ آپ توحید کی تبلیغ بند کر دیں مگر آپ اُن سب دنیوی نعمتوں کو ٹھکرا دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر تم میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند کو رکھ کر یہ مطالبہ کرو کہ میں توحید حق کی تبلیغ کو بند کر دوں تو خدا کی قسم میں اس کے لئے ہرگز تیار نہیں!!

ایک مسلمان کا دل پگھل جاتا ہے اور اُس کا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے جب وہ احادیث اور تاریخوں میں یہ پڑھتا ہے کہ مرض الموت میں جبکہ شدتِ مرض سے آپؐ کے جسم پر پسینہ آ جاتا تھا۔ اور بیماری آپؐ کے باریک در باریک اعضاء پر اپنا اثر کر رہی تھی۔ آپؐ کا کرب اور آپؐ کی تکلیف بڑھ جاتی تھی، جب آپؐ یہ خیال فرماتے تھے کہ کہیں لوگ میرے بعد اس تعلیم کو بھول نہ جائیں اور شرک میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اور ... آپؐ اُس وقت کی تکلیف میں بھی اپنے نفس کو بھولے ہوئے تھے اور اُمت کی فکر سے دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں کروٹیں بدل بدل کر فرما رہے تھے کہ

لعن اللہ الیھود والنصارٰی اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد۔

(بخاری باب مرض النبی صلعم)

اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ جس سے آپؐ کی مراد یہ تھی کہ دیکھنا کہ میری عمر بھر کی تعلیم کو بھول نہ جانا۔

یہ مرض الموت میں آپؐ کا کرب اور توحید الٰہی کی محبت ایک ایسا دردناک واقعہ تھا کہ آپؐ سے محبت رکھنے والا انسان اس واقعہ کے دردناک اثر کے ماتحت شرک کے قریب بھی نہیں جا سکتا تھا۔" (دعوت الامیر)

مگر ہائے افسوس مسلمانوں پر! کہ آج ان کی عملی حالت دیکھ کر ایک مشرک پجاری دھڑلے سے کہہ جاتا ہے کہ ہم میں اور اُن میں عبادت کی حد تک کوئی فرق نہیں!! یقیناً وہ اپنے بیان میں غلط نہیں اُس نے بڑی سادگی سے وہ کچھ کہہ ڈالا جو وہ سالہا سال سے ان نام نہاد مسلمانوں کے ہاں ہوتا دیکھتا آیا ہے۔ لہٰذا سچ ہے آج توحید کے دعویدار اپنے اپنے پیر و مرشد کی قبروں پر سجدے کرنے درگاہوں اور مزاروں پر جا کر چڑھاوے دینے اور منتیں مانگنے میں بُت پرست ہندوؤں سے بھی آگے نکل چکے ہیں۔!! خاص طور پر حیدرآباد تو گویا ان مشرکانہ رسوم کا اکھاڑہ ہے حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے یوم وصال کے سلسلہ میں ماہ ربیع الثانی میں یہاں جو بدعتیں اور مشرکانہ رسوم پوری کی جاتی ہیں۔ وہ ہندوؤں کے ان مندروں کی رسوم سے کسی طرح کم نہیں۔ مختلف محلہ جات میں جھنڈے گاڑ دیئے جاتے ہیں۔ ان ایام میں قبروں پر مزارانہ چڑھاوے چڑھتے ہیں۔ فاتحہ خوانی ہوتی ہے قبروں کے طواف ہوتے اور ان کو بوسے دیئے جاتے ہیں۔ ساری ساری رات لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ قوالی اور ان قوالیوں سے قبل سینما کے فحش گانے وغیرہ ہوا کرتے ہیں۔ اور بعض درگاہوں میں کچھ اس قسم کی تختیاں لٹکی ہوئی نظر آئیں جن میں صاحبِ قبر سے ملازمت، شادی وغیرہ کے سلسلہ میں درخواستیں کی ہوئی تھیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کیا اس افسوسناک حالت کو دیکھ کر باور کیا جائے گا کہ خدا تعالیٰ اس اُمت کی اصلاح کے لئے کسی برگزیدہ بندے کو مبعوث کرے کیونکہ قرآن کریم میں اُس کا ازلی وعدہ ہے کہ

ما کان اللہ لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیہ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولٰکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشآء (آل عمران ع ۱۸)

یعنی یہ ممکن ہی نہ تھا کہ جس حالت میں تم لوگ ہو اللہ تعالیٰ تمہیں چھوڑ دے جب تک کہ وہ ناپاک کو پاک سے علیحدہ نہ کر دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ غیب سے ہرگز آگاہ نہیں کرتا کہ تم میں پاک اور پلید کون کون ہیں! ہاں اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ مسلمانوں میں سے کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرنے کے لئے اپنے رسول کو مبعوث فرمائے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو پہلے ہی یہ خوشخبری دے رکھی ہے کہ:-

واللیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس انہ لقول رسول کریم۔

(سورۃ تکویر)

یعنی جب دنیا میں روحانی تاریکی سخت اندھیری رات کی طرح چھا جائے گی تو اس وقت ایک صبح نمودار ہو گی۔ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور ہو گا۔

چنانچہ ٹھیک وقت پر صبح کا ستارہ طلوع ہوا۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ظلِ کامل تھا جس نے قادیان کی سرزمین سے پکار کر کہا سے

یہی وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار
آنے بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

اسی برحق بندہ نے توحید خالص کا سبق یاد دلایا اور مایوس لوگوں کو جھنجھوڑ کر کہا سہ

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکلکشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
چاہیئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی
سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے
چاہیئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایکدن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے
راستی کے سامنے کب جھوٹ چلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے
(درثمین)

پس مبارک ہے وہ انسان جو وقت کے مطابق اپنے دل و دماغ میں تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ اور عمل سے اس کا ثبوت دیتا ہے اور مامور ربانی کی برگزیدہ جماعت میں داخل ہو کر صحیح رستہ پر اپنے آپ کو ڈال دیتا ہے۔ یہ سچا رستہ انسان کو خدا تک لے جانے والا ہے۔ اور اس کے یہ بدلے ہوئے اعمال اُس کی خوشنودی کا باعث ہیں۔

وباللہ التوفیق۔!!

جماعتوں میں سیرت النبیؐ کے جلسے

گورسائی

مکرم احمد دین صاحب صدر جماعت احمدیہ گورسائی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جماعت نے زیر صدارت مکرم قاضی محمد ابراہیم صاحب جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔ سلواہ کی جماعت کے دوست بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ غیر از جماعت دوستوں نے بھی جلسہ میں شرکت فرمائی۔ قرآن مجید کی تلاوت اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں نعت کے بعد مکرم میاں احمد دین صاحب نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح اور آپ کے اخلاق و عادات پر اپنی تقریر میں روشنی ڈالی۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ اور جلسہ کے اختتام پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور افراد خاندان مبلغین کرام۔ اور سلسلہ کی ترقی کے لئے پرسوز دعا کی گئی۔ ظہر کی نماز کے قریب جلسہ برخواست ہوا۔ بعد نماز ظہر غیر از جماعت دوستوں کے سوالات کے معقول اور مدلل جوابات دیئے گئے اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر وضاحت سے روشنی ڈالی گئی۔ اللہ تعالےٰ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو حق و صداقت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سنورسہ مظفر پور

مکرم مولوی عبد الحق صاحب مبلغ مظفر پور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ موضع سنورسہ میں ۲۸ر جولائی کو میلاد النبیؐ کے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے انہیں مدعو کیا گیا۔ یہ جگہ مظفر پور سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ خاکسار نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقریر کی۔ علاقہ کے مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں خاکسار کی تقریر پر تعریفی کلمات کہے۔ جلسہ کے اختتام پر مطالعہ کے لئے ان کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا۔ جلسہ میں حاضری ڈھائی تین سو کے قریب تھی۔ اس علاقہ میں ہمارا یہ پہلا قدم ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس علاقہ کو احمدیت کے نور سے منور فرمائے۔

تانگرام ۔ بنگال

مکرم مولوی عبید الرحمٰن صاحب فانی مبلغ جماعت احمدیہ بھرت پور ضلع مرشد آباد و بنگال اطلاع دیتے ہیں۔ کہ موضع تانگرام میں زیر صدارت جناب آفتاب الدین ملا صاحب سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں بنگالی میں مکرم محمد علی صاحب نے نعت پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر محبوب الحق صاحب نے آیاتِ قرآنی کے حوالوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح و سیرت اور آپ کی تعلیمات اور حضور اکرم کی آمد کی غرض و غایت بیان کی۔ اور موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب بیان کئے۔ اور یہ بتایا کہ مسلمان حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عامل نہیں رہے۔ جس کی وجہ سے خستہ حالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ دوسری تقریر ماسٹر جہاندار صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کے موضوع پر فرمائی اور یہ بھی بتایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف مسلمانوں کے لئے نہیں۔ بلکہ تمام جہان کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ تیسری تقریر مولوی عبید الرحمٰن صاحب فانی مبلغ بھرت پور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے موضوع پر کی۔ اور آپؐ کے اخلاق فاضلہ۔ آپؐ کی رواداری۔ آپؐ کا دنیا کے ہر طبقہ پر احسان عظیم۔ مختلف مثالوں سے ان امور پر روشنی ڈالی۔ اور یہ بھی بتایا کہ دنیا آج آپؐ کی تعلیمات پر عمل کر کے ہی تباہی و بربادی سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل پر مختصر تقریر فرمائی۔ اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

ایک اعلانِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ۲۱؍ شہادت ۶۵ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترمہ طلعت جہاں صاحبہ بنت مکرم شاہ شکیل احمد صاحب ایم۔ اے پروفیسر گیا کالج۔ گیا (بہار) کا نکاح بعوض چار ہزار ایک صد روپیہ حق مہر۔ مکرم سید فیروز الدین صاحب (ابن مکرم سید قمر الدین صاحب) سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساکن برہ پورہ۔ بھاگلپور (بہار) کے ساتھ پڑھا۔ خطبہ نکاح میں آپ نے بیان کیا کہ محترمہ کی نانی صاحبہ (اہلیہ سید محبوب حسین صاحب ایڈووکیٹ۔ بھاگلپور) نے باوجود اپنے خاوند کے جماعت میں شامل نہ ہونے کے بہت استقامت دکھائی۔ انہوں نے پوری کوشش سے اپنی ساری بچیوں کی شادیاں احمدی گھرانوں میں کیں۔ اور سلسلہ سے بہت اخلاص رکھتی ہیں۔ آپ نے اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی تحریک کے ساتھ محترم پروفیسر صاحب کی اہلیہ محترمہ کی صحت کے لئے بھی دعا کی تحریک کی جنہیں گذشتہ سال اپنے سب سے بڑے بچے کے حادثہ سے ریل گاڑی کے نیچے آکر شہید ہونے کا صدمہ پہنچا ہے اور وہ اس وقت بیمار ہیں۔ احباب سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ملک صلاح الدین درویش قادیان

درخواست دعا (۱) میں بہت دنوں سے مالی پریشانی میں ہوں اللہ تعالیٰ میری مالی پریشانی کو دور کرے (۲) میرا لڑکا عزیزم عبد الرشید بی۔ اے سیکنڈ ایئر میں پڑھ رہا ہے اس کی کامیابی کیلئے درویشان قادیان اور جماعت کے سارے افراد سے دعا کی درخواست ہے (۳) میرے دو بڑے لڑکے بے کار ہیں۔ ان کی کامیابی اور اچھی نوکری مل جانے اور ان کے صاحب اولاد ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شیخ سبحان احمدی اڈکیرنگ

خریداران بدر کی خاص توجہ کیلئے

مندرجہ ذیل خریداران بدر کا چندہ ۲۸؍ ۶۵ کو ختم ہے آئندہ اخبار جاری رکھنے کی صورت میں چندہ اخبار بھجوانے کیلئے چٹھیاں لکھی گئیں۔ اور دوبارہ یاددہانیاں بھی ارسال کی جا چکی ہیں لیکن کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اسلئے ان احباب کی اطلاع کیلئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگلے پرچہ سے اخبار بند کیا جا رہا ہے اسلئے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر وہ آئندہ کیلئے اخبار جاری رکھنا چاہیں تو فوری طور پر چندہ ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں یا بذریعہ خط مطلع فرما دیں۔ بند کرنے کی صورت میں ان احباب کے ذمہ درمیانی عرصہ کا جو چندہ اخبار بدر واجب ہوتا ہے وہ براہ مہربانی ارسال فرما کر ممنون فرما دیں۔

۱۰۶۶ - مکرم عبد الصمد صاحب صدر دہلی
۱۰۷۰ - ر محمد یوسف صاحب لدرون
۱۰۸۹ - ر سید محمد زکریا صاحب کھدرک
۱۱۹۸ - ر ولی محمد صاحب اروٹی
۱۲۰۱ - ر عبد الرزاق صاحب بمبئی
۱۲۴۹ - ر محمد امام صاحب بنگلور
۱۳۷۶ - ر ایم۔ ڈی عبد العظیم صاحب کھڑک پور
[illegible] - ر محمد یوسف خان صاحب بنگون
۱۵۲۳ - ر نثار العارفین صاحب مونگھیر
[illegible] - ر محمد احمد صاحب راہی دھرم سال
[illegible] - ر ایم۔ ایس صادق کھاس پورہ

اس سال قادیان میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۱، ۱۲، ۱۳ر دسمبر منعقد ہوگا احباب خود بھی جلسہ کیلئے قادیان تشریف لائیں اور زیادہ سے زیادہ دوسرے دوستوں کو اپنے ہمراہ لائیں (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ آرچ بشپ آف کنٹربری کو تبلیغِ اسلام

(بقیہ صفحہ اوّل)

بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اگر اللہ تعالےٰ کا منشار اور مشیّت یہی ہے کہ دنیا کے سب مذاہب کے لوگ جدا جدا اختلافات اور علیحدہ علیحدہ مذاہب اور فرقہ بندی اور تفرقہ کو دور کر کے ایک ہی عالمگیر سچے مذہب میں منسلک و متحد ہو جائیں تو اس صورت میں اللہ تعالےٰ کا ایک ہی مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہر مذہب کے لوگوں میں ان کے علیحدہ علیحدہ ریفارمر اور مصلح بھیجنا قطعاً معقول طریق نہیں کہلا سکتا پس ان حالات میں ایک ہی عالمگیر مصلح اور رہنما کے ذریعہ ساری دنیا کے لوگوں کو ایک سچے اور ہمہ گیر مذہب میں لانا ممکن اور مناسب تھا اور اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے حضرت احمد علیہ السلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور آپؑ کے مبارک وجود سے دنیا کے مختلف مذاہب کی مقدس کتب میں مذکورہ پیشگوئیوں اور وعدوں کو پورا فرماتے ہوئے آپؑ کو عیسائیوں کے لئے مسیحؑ۔ مسلمانوں کے لئے مہدیؑ۔ ہندوؤں کے لئے کرشنؑ اور دیگر سب مذاہب کے پیروؤں کے لئے ایک عالمگیر مصلح کی حیثیت سے بھیجا ہے اور ہزاروں زمینی اور آسمانی نشانوں سے آپؑ کی صداقت ظاہر فرمائی ہے

مسیحؑ کی آمدِ ثانی مطلب

اس امر سے تو میں امید کرتا ہوں کہ آپ بھی متفق ہوں گے کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کی آمدِ ثانی کا زمانہ یہی ہے اور اب تک انہیں ظاہر ہو جانا چاہیئے تھا کیونکہ تمام وہ علامات جو بائیبل میں مسیحؑ نے آمدِ ثانی کی بیان فرمائی تھیں وہ من وعن اور لفظاً لفظاً پوری ہو چکی ہیں قومیں قوموں کے خلاف متعدد بار چڑھائی کر چکی ہیں اور مزید کر رہی ہیں۔ نیز دنیا میں قحط۔ بیماریاں وبائیں زلزلے اور دیگر بلائیں مختلف شکلوں میں ظاہر ہو چکی ہیں اور کفر و ضلالت فسق و فجور اور ہر قسم کے گناہوں کی اس قدر کثرت ہو چکی ہے کہ اس کی مثال کسی سابقہ زمانہ میں نہیں ملتی۔ اسی طرح سورج اور چاند کو بھی بائیبل کی پیشگوئیوں کے مطابق گرہن لگ چکے ہیں نیز یہودیوں نے بھی فلسطین میں جمع ہو کر پیشگوئیوں کے مطابق اپنا قومی وطن دوبارہ قائم کر لیا ہے۔

دراصل حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی خود ان کے اپنے قول کے مطابق ایک استعارہ کا رنگ رکھتی تھی اور جس طرح حضرت یوحنا کی آمد کو مسیحؑ نے ایلیاہ ہی کی روحانی اور مثالی آمد قرار دیا تھا۔ اسی طرح حضرت احمد علیہ السلام کی آمد سے فی الواقعہ حضرت مسیح ابن مریمؑ کی آمد ثانی کی پیشگوئی یقینی طور پر پوری ہو چکی ہے ضرورت صرف سنجیدگی اور انصاف سے غور کرنے کی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ بائیبل میں مسیحؑ نے اپنی دوبارہ آمد کو رات کے ایک چور کی آمد کی طرح غیر متوقع اور خاموش آمد قرار دیا ہے۔ اسی طرح یہ لکھا ہے کہ جیسے بجلی مشرق سے اچانک چمک کر مغرب کی طرف پھیل جاتی ہے۔ ابن آدم کی آمد بھی اسی طرح غیر متوقع طور پر اچانک مشرق سے ہوگی۔ اس مثال کا صاف اور سیدھا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ مسیح موعودؑ مشرق سے ظاہر ہوں گے اور ان کی تعلیم اور روحانی فیوض و برکات سے مغربی اقوام بھی فائدہ اٹھائیں گی۔ اور ان کی جماعت مغرب میں بھی پھیل جائے گی۔ پس بائیبل کی ان پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام ہندوستان میں ظاہر ہوئے جو کہ مشرق میں ہے اور قدیم سے مختلف علوم و فنون اور مذاہب کا مرکز رہا ہے اور اب آپ کے مشن اور جماعت کی شاخیں یورپ امریکہ۔ افریقہ وغیرہ ممالک میں مضبوطی سے قائم ہیں جن کے ذریعہ اسلام ان علاقوں میں روز بروز ترقی پذیر ہے۔

جناب عالی یہ ایک ظاہر و باہر حقیقت ہے کہ جس مسیح نے آنا تھا وہ مذکورہ بالا پیشگوئیوں کے مطابق آچکا ہے اور اب قیامت تک کوئی موعود مسیح آسمان یا زمین سے ظاہر نہیں ہوگا اور اسی پہلے مسیحؑ کی آسمان سے جسمانی آمد کی امید رکھنا ایک امید موہوم اور ویسی ہی خطرناک غلطی کی ہے جس کا ارتکاب حضرت مسیح ابن مریمؑ کے وقت یہودیوں نے ایلیا نبی کے بارے میں کر کے مسیحؑ پر ایمان لانے سے انکار کر دیا تھا اور مسیحؑ کی وضاحت کے باوجود یہی سمجھ لیا تھا کہ ایلیا نبی ہی جسمانی طور پر آسمان سے نازل ہوگا حالانکہ اس کے نزول سے مراد یوحنا کا ظاہر ہونا تھا۔ یہودی رسول نے نہایت درست فرمایا ہے کہ "گوشت اور خون آسمانی بادشاہت کا وارث نہیں ہو سکتا" کیونکہ ابتدائے آفرینش سے نہ کوئی شخص بجسد عنصری آسمان پر گیا ہے اور نہ وہاں سے واپس اترا ہے حضرت مسیحؑ کے مندرجہ ذیل بیانات بھی اس کی آمدِ ثانی کی نوعیت کو واضح کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:۔

"اب تم مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے"۔
(متی $\frac{23}{39}$)

"جس گھڑی تمہیں گمان بھی نہ ہوگا ابن آدم آجائے گا (متی $\frac{24}{44}$)

پس مذکورہ بالا بیان سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیحؑ کی آمد ثانی اچانک ایسے وقت ہوگی جبکہ عیسائیوں کو ان کی آمد کا گمان بھی نہ ہوگا یعنی وہ ان کی شان و شوکت اور جلال میں آمد کے منتظر ہوں گے مگر آنے والا اس کے نام پر اور اس کا مثیل بن کر آبھی جائے گا اور اس آمد ثانی کو صرف وہی لوگ تسلیم کر سکیں گے جو کہ خود ان کو نہیں بلکہ ان کی بجائے ان کے مثیل کو ان کے نام پر آنے کا انتظار کر رہے ہوں گے لیکن جو ان کو آسمان سے جسمانی لحاظ سے اترتے دیکھنے کے منتظر رہیں گے وہ اسے ہرگز نہیں پہچان سکیں گے

پس مذکورہ بالا پیشگوئیوں کی روشنی میں اگر آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ کے دعاوی اور آپؑ کے مشن کی موجودہ ترقی کے بارے میں پورے غور و فکر اور انصاف سے سوچیں اور تحقیق فرمائیں گے تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ پر حق واضح ہو جائے گا اور اسلام اور خاص کر احمدیت میں ایسے ایسے عجیب روحانی نشان اور معجزات و خوارق سے آپ آشنا ہوں گے جو آپ نے کبھی عمر بھر دیکھے نہیں ہوں گے اور آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جس قسم کے معجزات اور نشانات حضرت مسیحؑ اور دیگر اسرائیلی نبیوں نے اپنی صداقت کے ثبوت میں دکھائے تھے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے ان سے بھی بڑھ کر اس زمانہ میں دکھائے ہیں تا کہ اسلام کی برتری اور صداقت دنیا پر ظاہر ہو جائے۔

بعثت کا مقصد

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت کا اصل مقصد اپنے روحانی اثر اور قوت قدسیہ سے دنیا کے لوگوں کے دلوں کو شک و شبہات سے پاک کر کے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین سے بھر دینا اور خدا اور انسان کے درمیان جو رشتہ انسانی غفلت اور جہالت کی وجہ سے ٹوٹ چکا تھا اسے پھر سے جوڑنا تھا۔ چنانچہ آپ نے صدہا ظاہر و باہر نشانات سے یہ ثابت کر دکھایا کہ خدا پہلے کی طرح اب بھی اسی طرح سنتا اور بولتا ہے اور اپنی مخفی طاقتوں اور صفات کی تجلی بندوں پر ظاہر کرتا رہتا ہے۔ آپ کے پیروؤں میں سے ہزاروں ایسے افراد آج بھی موجود ہیں جن کو اسلام کی تعلیم کی برکت سے اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی اور اس کے قرب کا شرف حاصل ہے اور آپ کی جماعت کے افراد اس یقین سے پُر ہیں کہ جلد یا بدیر اللہ تعالےٰ اسلام کی ترقی کے وعدے ضرور پورے فرمائے گا اور اسلام ایک مرتبہ پھر اپنی روحانی قوت اور دلائل و براہین کے ذریعہ دنیا کے سب ادیان پر جماعت احمدیہ کے ذریعہ غالب آئے گا اور یہ جماعت اپنی انتھک کوششوں اور قربانیوں اور علوم روحانیہ کے ذریعہ بندہ سے بھٹکی ہوئی دنیا کو ایک مرتبہ پھر آستانۂ الوہیت پر لا کھڑا کرے گی۔

مذاہبِ عالم کے لیڈروں کو چیلنج

متلاشیانِ حق اور سچائی کے پیاسوں کی سہولت اور رہنمائی کے لئے جماعت احمدیہ کے موجودہ امام اور خلیفہ اور حضرت احمد علیہ السلام کے موعود فرزند سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حق و باطل اور سچے اور غیر سچے مذاہب میں امتیاز کرنے کے لئے تمام مذاہب عالم کے لیڈروں کو مندرجہ ذیل دعوت یا چیلنج دے رکھا ہے مگر افسوس ہے کہ آج تک کوئی مذہبی لیڈر اسے قبول کرنے کی جرأت نہیں کر سکا۔ آپؓ فرماتے ہیں:۔

"میں دنیا کے تمام مذاہب کے راستی پسند لوگوں سے کہتا ہوں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے قرآن کریم بھی ہر زمانہ میں پھل دیتا ہے اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں پر اپنا تازہ الہام نازل کرتا رہتا ہے اور ان کے ہاتھ پر اپنی قدرتوں کا اظہار کرتا ہے پس کیوں نہ علمی غور و فکر کے علاوہ اس مشاہدہ کے ذریعہ صداقت کو معلوم کیا جائے۔

اگر مسیحی لوگ پوپ یا اپنے آرچ بشپ کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ میرے مقابل پر اپنے پر نازل ہونے والا تازہ کلام شائع کریں جو اللہ تعالےٰ کی قدرت اور علم غیب پر مشتمل ہو تو دنیا کو سچائی معلوم کرنے میں کس قدر

سہولت ہو جائے گی وہ پوپ اور پادری جو مسیح کی صلح کل پالیسی کو ترک کر کے عیسائی فضا کو صلیبی جنگوں پر اُکساتے رہے ہیں کیا وہ آج اس روحانی جنگ کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کر سکتے۔ کاش وہ اس کے لئے تیار ہوں یا ان کے اتباع انہیں اس کے لئے آمادہ کر دیں تا دنیا ایک لمبے روحانی مرض سے نجات حاصل کر سکے اور خدا تعالیٰ کا جلال اور اس کی قدرت خارق عادت طور پر ظاہر ہو کر لوگوں کے ایمان اور روحانیت کی اصلاح کا موجب ہوں۔"

(دیباچہ قرآن کریم صفحہ ۳۲۶)

خاکسار بطور نمائندہ جماعت احمدیہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی مندرجہ بالا تجویز آج آپ تک پہنچاتا ہوا آپ سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہے کہ آپ اس پر ضرور غور فرمائیں اور حق و باطل میں امتیاز کے اس واضح آسان اور معقول طریق کو قبول فرما کر میدان میں نکلیں تاکہ دنیا کو یہ معلوم ہو جائے کہ عیسائیت اور اسلام میں سے کونسا مذہب درحقیقت سچا ہے اور ان دونوں میں سے کونسا درخت میٹھے روحانی پھلوں کا حامل ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کس کے شامل حال ہے تاکہ اس طرح سچائی کے طالبوں اور راستی پسند لوگوں کے لئے حق قبول کرنا آسان ہو جائے۔

مسیح موعود علیہ السلام کی ملکہ وکٹوریہ کو دعوت

یہاں ضمنی طور پر آپ کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ حق و باطل اور جھوٹے اور سچے مذہب میں امتیاز کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے بھی اپنے وقت میں انگلستان کی سابقہ ملکہ وکٹوریہ کی ایک جوبلی کے موقعہ پر اسی قسم کی پیشکش ان کے پاس کی تھی۔ مگر وہ اس پر توجہ نہ کر سکیں۔ چنانچہ آپ نے ملکہ وکٹوریہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اے ملکہ معظمہ میری تصدیق دعوے کے لئے مجھ سے نشان دیکھنا چاہیں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہو کہ وہ ظاہر ہو جائے اور نہ صرف یہی بلکہ دعا کر سکتا ہوں کہ یہ تمام زمانہ عافیت اور صحت سے بسر ہو۔ لیکن اگر کوئی نشان ظاہر نہ ہو اور میں جھوٹا نکلوں تو میں اس سزا میں راضی ہوں کہ ملکہ معظمہ کے پایہ تخت کے آگے پھانسی دیا جاؤں۔ یہ سب الحاح اس لئے ہے کہ کاش ہماری محسنہ ملکہ معظمہ کو اس آسمان کے خدا کی طرف خیال آجائے جس سے اس زمانہ میں عیسائی مذہب بے خبر ہے۔"

(تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۴)

اسلام کے متعلق عرض ہے کہ اس کا سب سے بڑا معجزہ اور اسکی سچائی کا سب سے بڑا ثبوت خود قرآن کریم ہے جو نہ صرف زبان کے لحاظ سے عظیم الشان معجزہ ہے بلکہ اس میں مذکورہ تعلیم اور احکام و قوانین بھی ایسے عالمگیر اور معقول اور جامع مانع ہیں کہ جن کی فوقیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام میں مساوات اور سادگی کی تعلیم اور نسلی قومی رنگت وغیرہ کے اختلافات کے باوجود آپس میں محبت و (ہمدردی) وتعاون سے رہنے کے اصول نیز سود اور شراب وغیرہ کی حرمت اسی طرح تعدد ازدواج طلاق اور ملکی اور سوشل گھریلو اور ملکی امور وغیرہ کے بارے میں قرآن کریم نے انسان کی ایسی صحیح رہنمائی کی ہے اور ایسے قواعد وضوابط پیش کئے ہیں جن کی فضیلت عقلمند لوگ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے اور جنہیں اب مغربی اقوام نے بھی خود بخود اپنانا شروع کر دیا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ اسلام کے سورج کا اپنی تمام شان کے ساتھ مغرب سے طلوع ہوگا اور مغربی قومیں اسلام قبول کرنے میں ہی اپنی سعادت اور نجات تسلیم کریں گی۔

اس ایڈریس کے ساتھ خاکسار آپ کی خدمت میں اسلام اور احمدیت پر ۱۷ کتب انگریزی زبان میں پیش کرتا ہے اور امید رکھتا ہے کہ آپ ضرور وقتاً فوقتاً ان کا مطالعہ فرمائیں گے۔ نیز ہم امید کرتے ہیں کہ آنجناب ہمارے اس ایڈریس میں مذکورہ اہم امور پر ضرور سنجیدگی سے غور فرمائیں گے عیسائی دنیا میں آپ کے مقام اور پوزیشن اور سچائی سے محبت اور اسے دنیا کے ہر چھوٹے بڑے انسان تک پہنچانے کی خواہش نے ہی ہمیں مجبور کیا ہے کہ ہم آپ کی خدمت میں یہ ایڈریس اور کتب پیش کریں اور کوئی غرض ہمارے مدنظر نہیں ہے اس لئے ہمیں قوی امید ہے کہ آپ ضرور اب اسلام کا گہری نظر سے مطالعہ فرمائیں گے اور اگر آپ پر حق واضح ہو جائے تو اسے بلاخوف وخطر جرأت سے قبول فرما کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سچ و جھوٹ اور حق و باطل میں فرق کر کے حق کو قبول کرنے اور اپنی ابدی بادشاہت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

رانچی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے سیرت النبی کا پُروقار جلسہ

از مکرم سید بدرالدین احمد صاحب معلم وقف جدید مقیم رانچی

رانچی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کامیاب بنانے کے لئے پہلے سے جدوجہد شروع کر دی گئی تھی۔ اس جدوجہد میں محترم الحاج جناب سید محی الدین احمد صاحب نے باوجود عدیم الفرصتی کے نمایاں اور اہم امور کو خود سے سرانجام دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

اس جگہ یہ ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کی شخصیت ایک ایسی ہے کہ رانچی شہر و مضافات کی احمدی جماعتوں کے لئے مشعل راہ بنی ہوئی ہے۔ کیونکہ خاکسار کے زمانہ قیام سے اب تک جب کبھی کوئی تقریب عمل میں آئی ہے اس کے جملہ لوازمات و اخراجات کے آپ ہی متحمل ہوتے ہیں یجزہ اللہم اللہ احسن الجزاء

اس سلسلہ میں خاکسار شہر کے بعض معززین اور سرکردہ افراد سے بالمشافہ مل کر انہیں شرکت کی دعوت دی۔ چنانچہ جناب مولانا صوفی جمالی صاحب صدر جمعیۃ العلماء رانچی مع رفقاء و دیگر معززین شہر کثیر تعداد میں تشریف لا کر جلسہ سیرت النبیؐ کو رونق بخشی اور اس کی برکات سے مستفیض ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی بمقام آشیانہ بتاریخ ۳۰ رجولائی بعد نماز عشاء ٹھیک پونے ۹ بجے تلاوت قرآن پاک و نظم سے شروع کی گئی۔ اس کے بعد جناب مولنا صوفی جمالی صاحب صدر جمعیت العلماء قاضی شہر و مسلم رجسٹرار ضلع رانچی نے بلغ ما انزل الیک کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تبلیغی کارناموں کا بالتفصیل ذکر کیا اور اسی سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آج بھی ایک ایسی جماعت ہم میں موجود ہے جو دنیا میں تبلیغ کا فریضہ ادا کر رہی ہے ان کے مبلغین یورپ امریکہ و افریقہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور دنیا کے چاروں طرف تبلیغی فریضہ کو احسن طریق سے سرانجام دے رہے ہیں۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم دامے درمے سخنے ان کی امداد کریں۔ آپ کی یہ فاضلانہ تقریر مسلسل ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

آپ کی تقریر کے بعد خاکسار نے جامع رنگ میں اختصار کے ساتھ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی اقتدار کرنے کی طرف سامعین کو توجہ دلائی۔ اور یہ کہ جب بھی قرآن مجید ہم پڑھتے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ منظوم کلام بے ساختہ ہماری زبان پر جاری ہو جاتا ہے کہ ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بڑھ کر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدرالدجیٰ یہی ہے

آخر میں اس حقیقت کو واضح رنگ میں بیان کرتے ہوئے عرض کیا گیا کہ قیامت تک اب کوئی ماں ایسا بچہ نہیں جن سکتی جو محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی برابری کر سکے۔ ہر امتی کا فرض ہے کہ حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کو اپنائے اور اپنے اپنے رنگ میں ان انوار اور برکات کو حاصل کرنے کی سعی کرے جو حضورؐ کی آمد سے دنیا کو عطا کئے گئے۔

اس کے بعد خاکسار نے تمام سامعین وغیر احمدی شرفاء و معززین بالخصوص صدر جمعیت العلماء قاضی شہر و مسلم رجسٹرار ضلع رانچی جناب مولانا صوفی جمالی صاحب کا جماعت احمدیہ کی طرف سے پرخلوص جذبات کے ساتھ شکریہ ادا کیا۔ اور بعد دعا یہ مبارک تقریب پونے گیارہ بجے شب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اس موقعہ پر ہٹیا، دھوروا، رابادی پل کے احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ مبارک تقریب کی برخواستگی کے بعد جملہ سامعین کو ایک ایک پیکٹ مٹھائی تقسیم کی گئی۔

قسط نمبر ۵

صوبہ بہار کی احمدیہ جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل انچارج علاقہ بہار

سمبلیہ ایک روز سمبلیہ میں بھی قیام رہا۔ سمبلیہ میں مکرم مولوی سید بدرالدین صاحب معلم وقف جدید بڑی محنت اور قربانی سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں خاص برکت رکھ دے اور آپ کی مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین۔ رانچی سمبلیہ اور اڑد کے دورہ میں مکرم مولوی صاحب موصوف بھی خاکسار کے ساتھ رہے۔

سمبلیہ میں بھی چودھویں صدی کے علماء نے احمدیت کی شدید طور پر مخالفت کی تھی لیکن عبرت ناک شکستیں کھانے کے بعد علماء ہمیشہ کے لئے اس بستی سے منہ موڑ گئے ہیں۔ البتہ جماعت اسلامی کے معلمین بڑے بڑے دعوے باندھ کر سمبلیہ کی طرف متوجہ ہوئے تھے لیکن ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

وہ بھی سمبلیہ والوں سے مایوس ہو کر سمبلیہ کو خالی کر کے چلے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سمبلیہ میں کئی سو بلیاودوں پر احمدیت پر ... قائم ہو چکی ہے۔ تقریباً تیسرا حصہ لوگ احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ دوسرے دو حصوں کے سرداروں کو اس مرتبہ بھی حسب سابق تبلیغ کی گئی۔ یہ لوگ بھی اچھی طرح سمجھ چکے ہیں اور ان کے ماتحت لوگ بھی سمجھ چکے ہیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ کچھ عرصہ اور ہم مہلت چاہتے ہیں۔ بہرحال ان سب لوگوں کے ہدایت پانے کے لئے بھی احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

اڑد اڑد کی جماعت بھی سمبلیہ کی طرح نئی جماعت ہے۔ یہاں کے لوگ احمدی پہلے ہو گئے تھے اور علماء حضرات نے مخالفت بعد میں شروع کی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان لوگوں نے خوف و ہراس اور مخالفت سے ڈر کر احمدیت سے انکار کر دیا۔ اور اس بستی کے سردار جن کے مکان پر ہمارے قیام و طعام اور جلسوں اور نمازوں کا انتظام ہوا کرتا تھا وہ بھی منکر ہو گئے۔ چنانچہ گذشتہ سال جب خاکسار اور مکرم مولوی سید بدرالدین صاحب اڑد گئے تھے تو ارد گرد کے مخالفین کے ارادے اچھے نہ تھے۔ ہم لوگ جب سردار صاحب کے دروازے پر پہنچے تو سردار صاحب یا کسی دوسرے آدمی نے ہمیں بیٹھنے تک کے لئے نہ کہا اور چاروں طرف سے مخالفین نے گھیر کر اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ خاکسار بھی اڑھائی تین گھنٹہ تک کھڑے کھڑے ہی اعتراضات کے جوابات دیتا رہا۔ اس کے بعد ہم لوگ واپس آ گئے۔ اور آسمانی آقا کے فیصلہ کا انتظار کرتے رہے۔ چنانچہ اس کے بعد ہی سردار صاحب ایک ایسے چکر میں پڑ گئے کہ جس کی وجہ سے پوری بستی ان کو لعنت ملامت کرنے لگی۔ اور بیوی بچوں نے بھی بہت برا برتاؤ کیا اور آخر سردار صاحب کو گھر چھوڑ کر چند ماہ کے لئے کسی دوسرے مقام پر قیام پذیر ہونا پڑا۔ تب ان لوگوں کو یہ احساس ہوا کہ یہ وبال خدا تعالیٰ کے مقدس مسیح و مہدی کے انکار اور مبلغین کے ساتھ بدسلوکی کے نتیجہ میں آیا ہے۔

چنانچہ خاکسار جب فروری مارچ میں رانچی گیا تو سردار صاحب اور رحمت اللہ دعا کروانے اور اپنی غلطی کا اعتراف کرنے کی غرض سے رانچی پہنچے تھے۔ اس مرتبہ جب ہم لوگ اڑد پہنچے تو یہ لوگ بڑی محبت سے پیش آئے سردار صاحب بھی ساتھ رہے۔ رحمت صاحب نے مکان پر ٹھہرایا۔ دوسرے احمدی دوست بھی آتے رہے۔ اور عقیدت و احترام کا اظہار کرتے رہے ارد گرد کے مخالفین نے بھی کوئی ناواجب قدم نہ اٹھایا بلکہ مخالف بستی کے ایک مولوی صاحب نے بڑی محبت اور عقیدت سے ملاقات کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

کوڑدا سمبلیہ اور اڑد کے راستہ پر کوڑدا ایک بستی ہے جس میں غیر احمدیوں کا ایک دینی مدرسہ بھی ہے۔ اس مرتبہ اس بستی میں بھی دو گھنٹہ قیام رہا سرکردہ غیر احمدیوں سے ملاقات کر کے انہیں تبلیغ کی گئی بہت لوگ جمع ہو گئے اور ایک حکیم صاحب کے مطب میں تبادلہ خیالات شروع ہوا۔ مدرسہ کے مولوی صاحب بھی پہنچ گئے۔ پُرامن فضا میں دو گھنٹہ تک تبادلہ خیالات جاری رہا۔

وفاتِ مسیح، ختمِ نبوت، صداقت مسیح موعود، کسوف و خسوف، دجال، یاجوج ماجوج اور خلافت وغیرہ مسائل پر تفصیل کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوا۔ کچھ مخالفت بھی ہوئی۔ تاہم خوشگوار فضا میں پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ عام اثر بہت اچھا رہا۔ اس بستی میں ہم لوگوں نے پہلا قدم رکھا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو احمدیت کے نور سے منور ہونے کی جلد توفیق دے۔

رانچی میں ایک غیر احمدی دوست نے بتایا کہ بعض غیر احمدی علماء اب پھر سمبلیہ اور اڑد میں احمدیت کے خلاف شور برپا کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ ایسے علماء کو ہمارا ہمدردانہ مشورہ یہ ہے کہ بار بار اتمام حجت ہونے اور لاجواب ہو جانے کے بعد وہ احمدیت کی مخالفت سے باز آ جائیں۔ لیکن اگر وہ اب بھی ضد اور ہٹ دھرمی سے باز نہیں آئیں گے تو یاد رکھیں کہ ہم بے شک کمزور ہیں۔ لیکن ہمارا آقا قادر مطلق خدا تمام طاقتوں کا مالک ہے اس نے اپنے مسیح پاک کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

إِنِّي مُهِينٌ مَنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ۔

یعنی اے مسیح موعود جو تجھے ذلیل کرنے کا ارادہ بھی کرے گا میں خود اس کو ذلیل کروں گا۔ پس ایسے علماء زمانہ اہانت کا ارادہ کرتے ہی کبھی خدا تعالیٰ کی گرفت میں آ جائیں گے اور پہلے سے بڑھ کر ان لوگوں کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا ؎

مجھے کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

جمشید پور ۱۰ر جولائی کو خاکسار جمشید پور پہنچ گیا پراونشل امیر صوبہ بہار مکرم مولوی سید محمد سلیمان صاحب کی قیامگاہ پر قیام رہا۔

۱۱ر کو بعد نماز مغرب ٹمن پلیٹ مسلم کلب ... "سیرت النبیؐ" کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی مکرم پراونشل امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ... گھنٹہ تک خاکسار نے تقریر کی۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی دوستوں نے بھی شرکت فرمائی۔ انہی دنوں غیر احمدیوں کی طرف سے ۱۰ر ۱۱ر ۱۲ر کو ساکچی میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ دور دور سے مقررین تشریف لائے تھے۔ یہ جلسہ جو سیرت النبیؐ کے موضوع پر منعقد ہوا۔ انجمن بہار اسلام جمشید پور کے زیر انتظام ہو رہا تھا اس میں خاکسار کو بھی تقریر کرنے کے لئے جنرل سیکرٹری صاحب نے ایک روز کے لئے ٹھہرا لیا تھا لیکن وقت پر پہنچنے کے بعد انہوں نے دوسرے لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے وقت دینے سے معذرت کر دی۔ اس کی "بدر" میں ایک مفصل رپورٹ ملاحظہ فرمائی جائے۔ جو عنقریب شائع ہو رہی ہے۔ حال ہی میں جمشید پور کے دو احمدی دوستوں نے نئے مکان خرید کئے ہیں۔ اول مکرم برادرم سید ظہیر الحق صاحب دوم عزیزم سید ناصر احمد صاحب ابن مکرم پراونشل امیر صاحب صوبہ بہار۔ خاکسار ... مکانوں پر بھی پہنچا اور افتتاحی دعا کرائی ......

.... اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان مکانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام وسّع مکانک کا حقیقی مصداق بنائے۔ آمین۔

موسے بنی مائینز ۱۳ر کو خاکسار موسے بنی مائینز پہنچ گیا۔ مسجد کے حجرہ میں قیام رہا۔ رات کو مسجد میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے "جماعت احمدیہ کی تنظیم اور اس کی اطاعت کی اہمیت" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ یہ اجلاس جناب عبدالحمید صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

۱۴ر بعد نماز مغرب و عشاء سیرت النبیؐ کے موضوع پر مسجد احمدیہ میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں غیر احمدیوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ موسے بنی مائینز کے جماعت اسلامی کے رکن مکرم مولوی غلام باری صاحب ایم اے کو تقریر کے لئے بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اجلاس کی کارروائی خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد نصف گھنٹہ تک مکرم مولوی غلام باری صاحب نے تقریر کی۔ بعدہٗ خاکسار نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ حاضرین میں سے ایک غیر احمدی سیٹھ صاحب نے بھی خاکسار کو اپنے مکان پر سیرت کے موضوع پر تقریر کرنے کے لئے دوسرے روز مدعو کیا تھا لیکن ایک دوسرے پروگرام میں دیر ہو جانے کی وجہ سے خاکسار سیٹھ صاحب کے

ہاں نہ پہنچ سکا۔

۱۵ ار بعد نماز مغرب وعشاء موسٹے بنی مائینز کی جماعت احمدیہ کے زیر انتظام ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔ جس کا عنوان ایک غیر مسلم آفیسر بی۔ ڈی۔ او صاحب نے تجویز فرمایا تھا کہ "جب خدا ایک ہے تو مذاہب زیادہ کیوں ہیں؟"

مختلف مذاہب کے نمائندوں نے اس موضوع پر تقاریر کیں۔ خاکسار نے بھی اس موضوع پر آخر میں تقریر کی۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

خاکسار اس مجلس میں جس میں مختلف مذاہب کے نمائندے موجود ہیں۔ دو باتوں کو اپنی تقریر میں ملحوظ رکھنے کی کوشش کرے گا۔ اوّل یہ کہ اس سوال کا جواب بنیادی طور پر اپنی الہامی کتاب قرآن کریم سے پیش کروں۔ دوسرے یہ کہ کسی دوسرے پر حملہ کرنے کی بجائے صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرتے تک اپنے مضمون کو محدود رکھوں۔ خاکسار نے قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت سے اس سوال کا جواب دیا کہ

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت فمنھم من ھدی اللہ ومنھم من حقت علیہ الضلالۃ فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین۔

(النحل ع ۵)

یعنی ہم نے ہر قوم میں رسول مبعوث کئے ہیں۔ اس تعلیم پر کہ ایک خدا کی پرستش کرو اور نیکی سے روکنے والے سے مجتنب رہو۔" آیت کے اس حصہ میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ زمین کے کناروں تک جو مذاہب پھیلے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ان کی جزئیات اور فروعات میں بعض وجوہات کی وجہ سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن غور کرنے سے تمام سچے مذاہب میں یہ تین چیزیں ضرور دکھائی دیں گی۔ اوّل بعثت رسل۔ دوم ایک خدا کی پرستش سوم بدیوں سے اجتناب کرنے کا حکم۔ چنانچہ یہ تینوں چیزیں ان تمام مذاہب میں ملیں گی جن کی بنیاد صداقت پر ہے۔ ہندو مذہب، عیسائی مذہب اور بدھ ازم اسلام وغیرہ تمام مذاہب میں یہ تینوں باتیں موجود ہیں۔ اور اگر ان تین چیزوں کو جملہ مذاہب سے نکال لیا جائے تو کسی بھی مذہب کا کچھ باقی نہیں رہتا۔

بہرحال ان اصولی باتوں میں تمام مذاہب مشترک ہیں۔ البتہ بعض دوسری جزئیات میں حالات اور زمانہ کی وجہ سے اختلافات موجود ہیں۔ پس کثرت مذاہب کی ایک وجہ یہ ہے۔ اس کے بعد بتایا کہ رسول کے مبعوث ہونے کے بعد "بعض لوگ ہدایت پا جاتے ہیں اور بعض اپنی بداعمالی کی وجہ سے ان کا مقابلہ کر کے گمراہ ہو جاتے ہیں"

پس اختلاف بین المذاہب کی یہ دوسری وجہ بیان کی گئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا نبی اگرچہ اتحاد پیدا کرنے کے لئے آتا ہے۔ لیکن اس کی بعثت کے ساتھ دو گروہ عالم وجود میں آ جاتے ہیں یعنی مومنین اور منکرین۔ چنانچہ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام اور حضرت کرشن اور حضرت بدھ علیہما السلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بلکہ ہر نبی کی بعثت کے وقت یہ دو گروہ ہمیں دکھائی دیتے ہیں۔ پس یہ بھی مذاہب کے ایک سے زیادہ ہونے کی ایک وجہ ہے۔

اس کے بعد بتایا کہ ان مذاہب میں سے راہ ثواب کونسی ہو سکتی ہے۔ اس سوال کا جواب دینے کے لئے خدا تعالیٰ نے براہِ راست کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ بنی نوع انسان کے مشاہدہ کو گواہ کے طور پر پیش کر کے فرمایا:۔

"تم زمین میں چل پھر کر مشاہدہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا"

چنانچہ حضرت کرشن کے مقابل پر کنس اور ان کے ساتھیوں اور راجہ رامچندر علیہ السلام کے مقابل پر راون اور ان کے ساتھیوں کا بھی وہی انجام ہوا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل پر فرعون اور ان کے لاؤ لشکر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر مشرکین مکہ کا ہوا کسی بھی مامور من اللہ کے مخالفین مکذبین کے بدانجام سے مستثنیٰ نہیں۔ پس اس مشاہدہ کے بعد ہر انسان آسانی کے ساتھ فیصلہ کر سکتا ہے کہ وقت کے مامور کے مخالفین کی صف میں کھڑا ہونا مفید ہے یا مامور من اللہ پر ایمان لانے والوں کی صف میں کھڑا ہونا زیادہ بابرکت ہے۔

قرآن کریم میں ایک دوسرے مقام پر بھی اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا ہے کہ "فیھا کتب قیمۃ" یعنی قرآن کریم میں قائم رہنے والی

تعلیمات موجود ہیں۔ اگرچہ وہ کسی بھی نبی پر نازل ہوئی ہوں۔ البتہ ایسی تعلیمات جو وقتی تھیں یا بعض دوسرے حالات سے وابستہ تھیں اور آج ان کی ضرورت باقی نہیں رہی وہ اس میں موجود نہیں ہیں پس بعض لکیر کے فقیر لوگ پرانی منسوخ تعلیمات کو بھی چمٹے رہتے ہیں اور یہ امر بھی مذاہب کے اختلاف پر منتج ہوتا ہے

قرآن کریم کا یہ دعوےٰ کہ تمام آسمانی مذاہب کی بنیادی تعلیم ایک ہے۔ اس کا ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے کہ سائنس کی ترقی کے موجودہ دور میں جبکہ تمام دنیا ایک شہر میں رہنے والے لوگوں کی طرح آباد ہو گئی ہے ایک مامور من اللہ کی بعثت کا تمام مذاہب میں تذکرہ موجود ہے۔ اور ان تمام مذاہب کے پیرو اپنی مذہبی پیشگوئیوں کے مطابق ایک مامور من اللہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت نے مشاہدۃً اس کا ثبوت مہیا فرما دیا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک ضروری بات یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس عالم کون و مکان پر نگاہ ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس میں دو طرح کی چیزیں ہیں بعض بدیہی اور بعض نظری بدیہیات کے لئے دلائل کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے آفتاب لیکن نظری چیزوں کے لئے دلائل کی

ضرورت ہوتی ہے اور جہاں دلائل کی ضرورت ہوتی ہے وہاں اختلاف ہو جایا کرتا ہے۔ پس مذاہب میں اختلاف کی یہ وجہ بھی ہے۔ یہاں تک کہ خود ایک نبی کی اپنی جماعت میں بھی اس کی وفات کے بعد اختلافات پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو پسند نہیں فرمایا کہ لوگوں کو جبراً ایک مذہب پر قائم رکھا جائے اگر ایسا ہوتا تو انسان کا اس میں کوئی کمال نہ ہوتا۔ انسان کا کمال اسی میں ہے کہ وہ مختلف راستوں پر غور و فکر کر کے اور اللہ تعالیٰ سے استمداد حاصل کرنے کے بعد راہِ ثواب کو اپنائے

شکریہ احباب

اس تبلیغی و تربیتی دورہ میں جن احباب اور جماعتوں نے کسی پہلو سے بھی خاکسار کے ساتھ تعاون فرمایا ہے۔ ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے بیش از بیش روحانی اور جسمانی انعامات سے نوازے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمادے۔

آمین اللھم آمین ؛

خوراک کا مسئلہ یا اضافہ آبادی کا مسئلہ (بقیہ صفحہ ۲)

تو ان لوگوں کی چاندی ہی چاندی ہوتی ہے اس طرح ملک کو دوہری مصیبت کا سامنا ہوتا ہے۔ یعنی ایک تو غلہ کی قلت و نایابی عوام کو دن رات پریشان رکھتی ہے دوسرے روز بروز چڑھتے ہوئے دام ایک دوسری مصیبت ڈھاتے ہیں۔ اگر ابتدا ہی میں نہ بیوپاریوں کو سوئی روپیہ دستیاب ہوتا نہ ہی انہیں ذخیرہ اندوزی اور منافع خوری کا چسکا پڑتا اور نتیجۃً منڈیوں میں اناج کی آمد میں بھی کسی دقت و وقفہ پیدا نہ ہوتا نرخ بھی ارزاں رہتے اور قلت کا سامنا بھی نہ کرنا پڑتا۔

علاوہ ازیں خوراک کے مسئلہ کے فوری حل کی ایک یہ صورت بھی ہے کہ ملک واسی اپنی خوراک کیلئے صرف اناج پر ہی انحصار نہ رکھیں مغربی ممالک کے لوگوں کی روزمرہ کی خوراک کی تفصیل سنیں تو معلوم ہوگا کہ ان لوگوں کی یومیہ خوراک میں اناج کی مقدار ایک چوتھائی حصہ ہوتی ہے اسکی جگہ وہ گوشت انڈے پنیر وغیرہ استعمال کرتے ہیں اگر منصوبہ بند طریق پر ہمارے ملک میں بھی ان باتوں کو رائج کر دیا جائے اور عوام کو ان کیلئے سہولیات بہم پہنچائی جائیں تو اناج کی ضرورت کافی کم ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس ہفتہ کی خبر تھی کہ گورنمنٹ ہند خالص اپنے چھوٹے پلان میں مچھلی پیدا وار کو دوچند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یہ ایک عمدہ سکیم ہے ملک کے جنوب مغربی سرحدی سینکڑوں میل لمبے

سمندر سے ملتی ہیں جس کے اندر مچھلی کا گویا نہ ختم ہونے والا ذخیرہ موجود ہے۔ اگر اس معاملہ کو ایک منصوبہ کے تحت وسعت دی جائے اور بڑی تیزی سے ہوائی جہازوں کے ذریعہ ملک کے اندر دور دراز علاقوں میں ارزاں ہی مچھلی کی ایک بڑی مقدار پہنچا دی جائے تو یہ بات کیا بلحاظ فراوانی و ارزانی اور کیا بلحاظ قوت بخش غذا کی بہم رسانی کے ایک بڑی نعمت سے کم نہیں۔ جس سے استفادہ کرنا ملک واسیوں کا اپنا کام ہے یا حکومت وقت کے لیے خوراک کے مسئلہ کے حل کی بہترین صورت ہے۔ اسی طرح اور بہت سی تجاویز ہیں جن پر عمل کر کے خوراک کے مسئلہ کو بڑی آسانی کے ساتھ حل کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس مسئلہ کو اوّلیت کا درجہ دیا جائے۔ لیکن اگر ضبطِ تولید کے منصوبوں کو عمل میں لا کر فرض کر لیا جائے کہ اس کے ساتھ ہی خوراک کا مسئلہ بھی حل ہو گیا تو یہ ایک بڑی بھول ہو گی۔ اور واقعات اور حقیقت سے جان بوجھ کر آنکھ بند کر لینے کے مترادف ہے۔

درخواست دعا میری لڑکی سیدہ حمیدہ بیگم نے خدا کے فضل سے پری یونیورسٹی کا امتحان سیکنڈ ڈویژن سے پاس کر لیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان ذیشان سے عزیزہ موصوفہ کی مزید دینی و دنیوی ترقی و بہبودی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ میں نے مد اعانت بدر محاسب صاحب صدر انجمن کے پاس مبلغ پانچ روپے ارسال کر دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ خاکسار سید غلام مصطفےٰ آشیانہ مظفرپور بہار۔

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

نوٹ:- یہ تقرریہ مورخہ ۳۰-۶-۶۸ تک کے لئے منظور کیا جاتا ہے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

(۱) جماعت احمدیہ یادگیر میسور سٹیٹ

امیر جماعت - مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب غزنوی
نائب امیر - " سیٹھ محمد الیاس صاحب

(۲) جماعت احمدیہ بھدرک اڑیسہ

صدر - مکرم مولوی سید محمد زکریا صاحب
نائب صدر - " شیخ محمد شمس الدین صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت - مکرم مولوی ہارون رشید صاحب
سیکرٹری مال - مکرم میاں غلام مہدی صاحب
" امور عامہ - " محمد مسلی شاہ صاحب
" تبلیغ - " میاں محمد یونس صاحب
" تحریک جدید و وقف جدید } مکرم شیخ قمر الدین صاحب شمشیر

(۳) جماعت احمدیہ ساگر

(ضلع شیموگہ میسور)

صدر - مکرم ایس - اے منیر احمد صاحب
سیکرٹری مال - " " بشیر احمد صاحب
" تبلیغ - " سید قاسم صاحب
" تعلیم - " عبد الحمید شریف صاحب
" ضیافت - " عباجی صاحب

(۴) جماعت احمدیہ کٹک اڑیسہ

صدر - مکرم سید عبد القدیر صاحب
نائب صدر - " سید حنیف الدین صاحب
سیکرٹری مال - " جناب نور الحق صاحب
" تعلیم و تربیت - مکرم سید سیف الدین صاحب

(۵) جماعت احمدیہ باڑی پورہ کشمیر

صدر - مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب
سیکرٹری مال - مکرم غلام محمد صاحب لون
" تعلیم - " عبد الحمید صاحب ٹاک

سیکرٹری تبلیغ - مکرم غلام رسول صاحب بُٹھر
" امور عامہ - " عبد المجید صاحب
" وصایا - " سید مفضل الرحمٰن صاحب
امین - مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب

(۶) جماعت اد - ایم - پی کٹک

صدر - مکرم سید ابو صالح صاحب
نائب صدر - " محمد ہاشم خاں صاحب
سیکرٹری مال - " لقاء الرحمٰن صاحب
" تبلیغ - " یونس خان صاحب
" تعلیم - " عبد الصمد خاں صاحب
" تحریک جدید و زعیم } مکرم سید غلام ابراہیم صاحب
" وقف جدید - مکرم صلاح الدین صاحب

(۷) جماعت احمدیہ بلاری - بہار

صدر - مکرم منظور احمد صاحب
سیکرٹری مال و تبلیغ } مکرم محمد عثمان صاحب
" تعلیم - " عبد الباری صاحب

(۸) جماعت احمدیہ خانپور ملکی بہار

صدر - مکرم سید محمد عاشق حسین صاحب
سیکرٹری مال و تعلیم } مکرم میر عبد الحمید صاحب
سیکرٹری تبلیغ - مکرم میاں نظام الدین صاحب
" تحریک جدید - مکرم حامد حسین صاحب

(۹) جماعت احمدیہ کوڈالی - کیرالہ

صدر - مکرم وی - پی عبد الجلیل صاحب
سیکرٹری مال - مکرم سی برکت اللہ صاحب
" تبلیغ و تعلیم - " کے - عبد اللہ صاحب

تحریک جدید کے چندہ کو مضبوط کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

مَیں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے (سیدنا حضرت امیر المومنین)

فرمایا:- اب مَیں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد و عورت کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ اگر جماعت کے تمام افراد اپنے فرائض کو ادا کریں تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ موجودہ تحریک جیسے فنڈ دوگنا کہتے ہیں۔ پانچ چھ لاکھ تک نہ پہنچ جاتی۔ لیکن بات یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا۔ اگر جماعت کے ہر فرد مرد و عورت، جوان اور بوڑھے سے وعدے لئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ تحریک جدید کے وعدے موجودہ وعدوں سے دُگنے تگنے ہو جائیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے کام کو بہت کچھ وسیع کر سکتے ہیں۔

نیز فرمایا:-

"پس موجودہ کمی کو دور کرنے کے لئے جماعت کے ہر فرد کو تحریک جدید میں حصہ لینا چاہیئے جو لوگ ابھی تک تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے وہ بہت سے ہیں۔ انجمن کا چندہ دینے والوں کی نسبت تحریک جدید کا چندہ دینے والوں کی تعداد بہت کم ہے اگر یہ لوگ شامل ہو جائیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ نہ صرف کمی دور ہو جائے گی بلکہ چندہ پہلے سے بڑھ جائے گا پس آپ لوگوں میں سے ہر ایک شخص کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے گا اسی طرح کوئی جماعت ایسی نہ رہے جس کے افراد اس میں شامل نہ ہوں تم اپنی بیویوں کو بھی ساتھ ملاؤ۔ اپنے بچوں کو بھی چاہئے پیسہ پیسہ دیکر شامل کرو اس چندہ میں شامل کرو۔ اگر گھر کے سب افراد ملکر ہی چندہ کی کم سے کم مقدار یعنی پانچ روپیہ (اور اب یہ شرح بڑھا کر دس روپیہ کر دی گئی ہے) ادا نہیں کر سکتے تو کسی اور خاندان کو اپنے ساتھ ملا لو۔ بہرحال اس چندہ میں

ہر احمدی فرد کا شامل ہونا ضروری ہے۔"

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات کی روشنی میں تمام جماعتوں کو بار بار تحریک کی گئی ہے کہ وہ تمام احباب جماعت کو اس تحریک میں شامل کر کے وعدہ جات سے اطلاع دیں۔ لیکن بہت سی جماعتوں نے اس طرف ابھی تک توجہ نہیں کی جس کی وجہ سے چندہ تحریک جدید کے بہت کم وعدہ جات ہیں اور ادائیگی تسلی بخش نہیں ہے۔

لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ سے میں جماعت کے ہر فرد سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر مقامی طور پر ان سے کسی عہدیدار نے وعدہ نہیں لکھوایا . . . . ابھی تک سال وعدہ نہیں لکھوا سکے تو وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے فوری طور پر اپنے وعدہ سے مقامی عہدیداران کو اطلاع دیکر دفتر ہذا کو بھی اطلاع دیں اور اپنے وعدہ کی جلد از جلد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

ایک ضروری اعلان

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان مطلع رہیں کہ ریزولیوشن ۵۵ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۸ء کے مطابق امام الصلوٰۃ کی تقرری کی منظوری نظارت دعوۃ و تبلیغ کی جانب سے ہونا چاہیئے۔ جس کے ساتھ لٹریچر کا شعبہ ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر خصوصیت سے زیر نظر رکھنا چاہیئے کہ امامت کا حق امیر یا پریذیڈنٹ کا ہے پس اگر وہ بذات خود امام بنیں تو کسی علیحدہ منظوری کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر وہ خود امام نہ بنیں تو مستقل امامت کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ کی منظوری حاصل کی جائے۔ عارضی انتظام کے لئے امیر یا پریذیڈنٹ خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ عرصہ ایک ماہ . . . . . . سے زیادہ نہ ہوگا۔ لہٰذا عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان آئندہ اس سلسلہ میں نظارت ہذا سے رجوع فرمائیں۔ اور اس بارہ میں یہ امر بھی ملحوظ رکھیں کہ اس آسامی کے لئے ایسے فرد کو منتخب کیا جائے جو مخلص و دیندار ہو۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اعلان دعا - خاکسار کی لڑکی جمیلہ بیگم کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ میں اپنے وطن سے بہت دور ملازمت پر ہوں گھر سے خط آیا ہے کہ ٹائیفائڈ ہو گیا ہے ہسپتال دور ہونے کی وجہ سے پرائیویٹ ڈاکٹر سے علاج کرایا جا رہا ہے جو ...

... لہٰذا بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں بچی کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار شیخ نبی خلیل ...

ولادتیں

۱ - مکرم محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم - اے آڈیٹر و ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو خدا تعالیٰ نے ۲۲ اگست صبح تین بجے کے قریب دوسری بیگم سے بچی عطا کی ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ بچی کے با اقبال نیک صالحہ و خادمہ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد عبد اللہ نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

۲ - مکرم مستری منظور احمد صاحب درویش کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۰-۸-۶۵ بروز جمعہ پانچواں لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر)

خبریں

نئی دہلی ۲۳ر اگست۔ آج لوک سبھا میں وزیر دفاع شری وائی بی چوہان نے اعلان کیا کہ اگر ہم نے بھارتی علاقہ کی حفاظت کے لئے کشمیر میں جنگ بندی لائن کو پار کرنا ضروری محسوس کیا تو بلاشبہ ہم اُسے عبور کریں گے۔ وہ کشمیر میں تازہ صورت حال پر بیان کے بعد سوالات کا جواب دے رہے تھے۔ وزیر دفاع نے کہا۔ ہو سکتا ہے کہ اتحادی سبھا کے ممبر اپنے فرائض بحالانے کی پوری کوشش کر رہے ہوں مگر وہ زیادہ تر غیر مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ شری چوہان نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ بھارتی سکیورٹی فوجوں نے اب تک ۲۷۴ پاکستانی لیٹرے مار دیئے ہیں جن میں چھ افسر ہیں۔ اس کے علاوہ اندازہ چار سو مزید لیٹرے مارے گئے ہیں۔ بھارتی سکیورٹی فوجوں نے ۹۴ پاکستانی لیٹرے گرفتار کر لئے ہیں۔ بھارت کے ۹۸ فوجی شہید ہوئے ہیں۔ جن میں آٹھ افسر اور دو جونیئر کمیشنڈ افسر ہیں۔ لیٹروں سے لڑتے ہوئے ۹ پولیس کرمچاری بھی ویرگتی کو پراپت ہوئے۔

نئی دہلی ۲۳ر اگست۔ سردار سورن سنگھ نے بتایا کہ پاکستان نے شیخ عبداللہ کی نظربندی کے خلاف اقوام متحدہ کو احتجاجی مراسلہ بھیجا تھا لیکن یہ ہمارا اندرونی معاملہ ہے۔ اس لئے ہم پاکستان کے دخل کو قطعاً تسلیم نہیں کرتے۔

چنڈی گڑھ ۲۳ر اگست۔ آج پنجاب کانگرس لیجسلیچر پارٹی کی میٹنگ میں پنجاب کانگرس کے پردھان شری بھگوت دیال اور کیرون دھڑے کے ایک اور سرکردہ لیڈر پنڈت موہن لال نے سابق وزارت پر کڑی نکتہ چینی کی۔ انہوں نے کہا کہ شری کیروں کے عہد میں پنجابی صوبہ کا مطالبہ بالکل دب گیا تھا اور اب کمزور لیڈرشپ کی وجہ سے یہ پھر پیش کیا جا رہا ہے۔ شری بھگوت دیال نے کہا کہ ہمیں حکومت کی صحیح پالیسی سے آگاہ کیا جانا چاہیئے۔ یہ یاد رہے کہ اگر پنجابی صوبہ بنایا گیا تو کانگڑہ کا ضلع ہماچل پردیش میں شامل ہونے کا مطالبہ کرے گا۔ اور ہریانہ پرانت بھی علیحدگی کی مانگ کرے گا

نئی دہلی ۲۳ر اگست۔ آج لوک سبھا میں ہوم منسٹر شری نندہ نے پردھان منتری شری شاستری اور سنت فتح سنگھ کی سات اور آٹھ اگست کی بات چیت کے متعلق ایک بیان پیش کیا۔ اور سپیکر سے درخواست کی کہ اس بارے میں سر دست سوالات پوچھنے کی اجازت نہ دی جائے۔

نئی دہلی ۲۳ر اگست۔ آج لوک سبھا میں شاستری وزارت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر سہ روزہ بحث شروع ہو گئی۔ اس کا آغاز سوتنتر پارٹی کے ممبر شری ایم آر مسانی نے کیا کہ بھارت کو پاکستان اور چین کے مشترکہ حملہ کے امکان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ ایسی حالت میں بھارت اکیلا اپنا دفاع نہ کر سکے گا۔ اس لئے اسے دوستوں اور ساتھیوں کی تلاش کرنی چاہیئے جو ایسے وقت پر اس کی مدد کریں۔ آپ نے کہا کہ دفاع کا کام ہمیشہ اپنی ہی دھرتی پر نہیں کیا جاتا بلکہ کچھ حالتوں میں جوابی کارروائی بھی کرنی پڑتی ہے اور دفاع کے لئے حملہ کرنا بھی ضروری ہو جاتا ہے آپ نے ملک کے گھریلو مسائل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ غیر ملکی قرضہ کی رقم بڑھتی جا رہی ہے اور ملک دیوالیہ پن کی دہلیز پر آن کھڑا ہوا ہے۔ شری مسانی نے یہ بھی کہا کہ روپیہ کی قیمت گر کر ۱۴ پیسے رہ گئی ہے۔ شری مسانی نے کہا کہ ملک میں کانگرس حکومت کی اجارہ داری ملک کے لئے ایک لعنت ہے اور اس کا خاتمہ ہونا چاہیئے آپ نے وزیر خزانہ شری کرشنما چاری کو اناڑی اور ڈھونگی قرار دیا۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔

اسلامی اصول کی فلاسفی

بزبان انگریزی

تصنیف لطیف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جس میں انسان کی جسمانی اخلاقی روحانی حالتوں کا بیان۔ الہام اور بعث بعد الموت کی بحث۔ روحانی علوم کے ذرائع۔ قرآن مجید کی تعلیم کی فضیلت تعدد ازدواج اور پردہ کی حکمت اور قرآن مجید کی متعدد آیات کی تفسیر درج ہے۔

اعلیٰ کاغذ۔ عمدہ چھپائی سائز $\frac{22 \times 18}{8}$ صفحات ۲۰۰

آفسیٹ پر شائع کی گئی ہے کتاب مجلد ہے نہایت دیدہ زیب کور جس پر مسجد مبارک المسیح اور دنیا کے گلوب کی تصویر اور اخبارات کی آراء درج ہیں۔ یہ کتاب چھپ کر سٹاک میں آ چکی ہے مارکیٹ میں ایسی دیدہ زیب کتاب دس روپے سے کم نہیں ملتی۔

قیمت اعلیٰ جلد ۔ قیمت عام جلد ۔ محصولڈاک

۵-۰۰ ۔ ۴-۰۰ ۔ ۱-۲۵

یہ کتاب فری ارسال نہیں کی جا سکتی۔ بڑی شخصیتوں کو پیش کرنے اور لائبریریوں میں رکھنے کیلئے نادر و گرانقدر تحفہ ہے۔ جلد آرڈر دیکر فائدہ اُٹھائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ بہار و یو پی $\frac{9}{65}$ ۲ تا $\frac{10}{65}$ ۲۲

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ بہار و یو پی کے عہدیداران مال کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال مورخہ $\frac{9}{65}$ ۲ تا $\frac{10}{65}$ ۲۲ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں امید ہے کہ جملہ عہدیداران کماحقہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
	قادیان	-	-	۲-۹-۶۵	
۲	کلکتہ	۴-۹-۶۵	۵	۹-۹-۶۵	
۳	موسی بنی مائینز	- ۱۰ -	۳	- ۱۳ -	
۴	جمشید پور	- ۱۳ -	۲	- ۱۵ -	
۵	رانچی	- ۱۶ -	۲	- ۱۸ -	
۶	بھاگلپور مع برہ پورہ	- ۱۹ -	۳	- ۲۲ -	
۷	خانپور ملکی	- ۲۲ -	۲	- ۲۴ -	
۸	پٹنہ	- ۲۵ -	۱	- ۲۶ -	
۹	کانپور	- ۲۷ -	۳	- ۳۰ -	
۱۰	لکھنؤ	۳۰ -	۱	۱-۱۰-۶۵	
۱۱	شاہجہانپور	۱-۱۰-۶۵	۳	- ۴ -	
۱۲	بریلی	- ۴ -	۱	- ۵ -	
۱۳	امروہہ	۶	۲	- ۸ -	
۱۴	صالح نگر	- ۹ -	۲	- ۱۱ -	
۱۵	سانڈھن	- ۱۲ -	۲	- ۱۴ -	
۱۶	ننگلہ گھنو	- ۱۵ -	۲	- ۱۷ -	
۱۷	دہلی	- ۱۸ -	۱	- ۱۹ -	
۱۸	میرٹھ (دانکولی)	۱۹	۲	۲۱	
۱۹	قادیان	- ۲۲ -	-	-	

یہ مت خیال فرمایئے

کہ اگر آپ کو اپنی کار یا اپنے ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکتا تو وہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے بلکہ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ سے ہم سے رابطہ پیدا کیجیئے۔ کار یا ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders No. 16 Mungoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ Auto Centre فون نمبرز 23-5222 23-1652